بیادِ مفتی اعظم

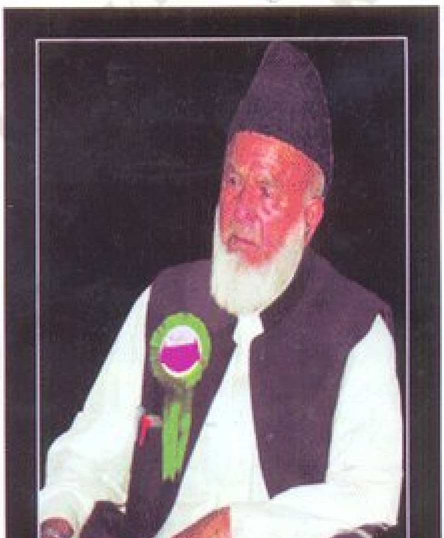
ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 117 | قیمت -/45 روپے | اکتوبر 2013



مفتی اعظم محمد عبداللہ (مرحوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

Personal\Nawa-e-Sufia\Sh-117\NS Photo.BMP not found.

شمارہ: 117	اکتوبر 2013ء	ہدیہ: 45 روپے

مدیر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوزنگ و ڈیزائننگ

تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد، پاکستان

ای میل ایڈریس

مضامین، خبریں و خطوط بذریعہ emial بھی بھیج سکتے ہیں

nawaesufia_intl@yahoo.com

http://www.nyfpk.org/Nawa-i-eSufia.php

اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ادارے کا مضمون نگاروں اور نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے اختر گرافک پرنٹرز آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

فہرست مضامین

نام مضمون .... صفحہ نمبر

نام مضمون .... صفحہ نمبر

منقبت

علی احمد قمر سلتورو گونما

عکسِ پیغمبرؐ ہے، دستِ قوتِ یزداں علیؑ
کفر پر لرزہ ہے جس سے وہ شہِ مرداں علیؑ

نقطۂ آغازِ علم و منبعِ عرفاں علیؑ
بعدِ توحید و رسالت حصۂ ایمان علیؑ

تیرگی کو جہل کی جس نے منور کر دیا
حلقۂ ارض و سما میں ایک مہِ تاباں علیؑ

جبر کی ظلمت میں صبر و استقامت کا سفیر
کفر کی سفاکیوں میں عدل کا امکاں علیؑ

گھر لٹا کر بھی رہا جو کامیاب و کامراں
کر گیا ہے عالمِ اسلام پر احساں علیؑ

بسترِ پیغمبرؐ اسلام کا وارث بنا
مصطفیٰؐ کے در کا اس ناطے سے ہے درباں علیؑ

کس کو حاصل ہو سکا مولودِ کعبہ کا مقام
میزباں ہے خود خدائے پاک اور مہماں علیؑ

بازوئے حیدر ہے ظلمت کے لیے خیبر شکن
ظلم کی یلغار میں ہے فتح کا اعلاں علیؑ

ایک نقطے میں ہیں یک جا انتہائیں فکر کی
علم کا دریا ہے لیکن فقر کا عنواں علیؑ

سونپ کر کرب و بلا کی خاک کو اہل و عیال
ہو گئے خود دین کی ناموس پر قرباں علیؑ

مفتی محمد عبد اللہ کی یاد میں

محمد زکریا نعیمی فرزند مفتی محمد عبد اللہ مرحوم

علمائے زمانہ میں اک عطار تھے مفتی
یا نکہتِ عالم کے نگہدار تھے مفتی

دُور اُس سے ہوئی تیرہ خزاں باغِ جہاں کی
باطن کی بہاروں سے ضیابار تھے مفتی

یلغارِ جفاکاری باطل کے مقابل
اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے مفتی

مودّت میں سدا آلِ نبیؐ کے
اور عشقِ محمدؐ سے بھی سرشار تھے مفتی

مرنے سے، اُداس، اُس کے، تصوف کا ہے گلشن
اس باغ کے مزدورِ رضاکار تھے مفتی

یاد اُن کی دلوں سے نہیں جائے گی نعیمی
دُنیا میں ہر اک شخص کے دلدار تھے مفتی

❀☆✿☆❀

تفکر و تدبر

صرف نوربخشیوں کے لیے

اداریہ

(غیر نوربخشیوں کو یہ مضمون پڑھنے کی ضرورت نہیں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءً ا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ج وَمَا لَہُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ ہ

'تحقیق اللہ نہیں بدلتا کسی قوم کے معاملات کو جب تک وہ اپنے اندر تبدیلی نہ پیدا کریں۔ اور جب وہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ برائی ٹل نہیں سکتی۔ اور ان کے لیے اللہ کے علاوہ کوئی کارساز نہیں ہے۔'

فون کی گھنٹی پھر بجی۔ شاید پھر تصوفی کا فون ہوگا، نوائے صوفیہ کے اداریے کا پوچھتا ہوگا۔ اب کیا جواب دوں کہ کچھ لکھنے سے قاصر کیوں ہوں؟ بھئی لکھنے کے لیے کوئی موضوع چاہیے۔ اخبار پڑھتا نہیں، ٹیلی ویژن دیکھتا نہیں، ذہن میں کوئی چٹ پٹی خبر ہے نہیں کہ اس کو موضوع بنا کر کچھ لکھوں۔ اگر کچھ ہے بھی تو کیا فائدہ؟ مجھے تو کچھ نوربخشیوں کے لیے لکھنا ہے اور نوربخشی دنیا میں تو کسی خبر کا وجود ہی نہیں، یہاں تو بے خبری ہی بے خبری ہے۔

علم کی اہمیت پر لکھ چکا، نشر و اشاعت کی ضرورت پر مضمون قلمبند ہو چکا، اتحاد بین المسلمین کا موضوع بھی بہت کچھ گھس پٹ چکا، نظریاتی دفاع کے گڑے مردے کو دفن ہی رہنے دو تو اچھا، اب اس کی لاش سے بہت کچھ تعفن پیدا ہوتا ہے جو قارئین کے مشام نازک پر بار ہے۔ تو اب کوئی کہے کیا موضوع اختیار کیا جائے۔

یوں بھی دانشمندی کا تقاضا ہے کہ خود لکھنے کے بجائے دوسروں کو اپنے بارے میں لکھنے کا موقع فراہم کریں۔ ویسے بھی کسی کو موقع فراہم کرنے کی کیا ضرورت ہے، دوسروں کو ہمارے حال کی فکر ہم سے بڑھ کر ہے، وہ تو نوربخش اور نوربخشیہ پر دھڑا دھڑ مقالوں کے انبار لگا رہے ہیں، جن پر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں بھی بٹ رہی ہیں گویا یہ ڈگریاں نہیں ٹافیاں اور ریوڑیاں ہوں۔ واہ جی! کتنے اچھے لوگ ہیں، انہیں تو ہمارے بارے میں لکھنے کا نہ ثواب ملتا ہے، نہ پیسہ، پھر بھی کتب و مضامین کے انبار لگائے جاتے ہیں۔ اور پھر کتنا اچھا لکھتے ہیں، سب کچھ ہماری تعریف میں۔ کوئی بات ہماری مذمت میں نہیں۔ تعریف بھلا کیوں نہ کریں۔ ہم ہیں ہی قابل تعریف۔ کوئی ہمارے گھر میں گھس کر بیٹھ جائے تو ہم بالکل مائنڈ نہیں کرتے۔ کوئی ہمارے بچے اٹھا کر لے جائے تو ہم ٹھیک یوں بھی کہہ دیتے ہیں۔ یوں بھی یہ بچے بوجھ بنے ہوئے تھے، کام کے نہ کاج کے دشمن اناج کے۔ کہیں اور جائیں گے تو کم از کم خود تو پیٹ بھر ہی لیں گے شاید بچا کھچا ہمیں بھی بھیج دیں۔

'بڑے میاں آپ کا دماغ چل گیا ہے۔ نوربخشیوں کی تو نشاۃ ثانیہ کے دن ہیں اور تصوف کو حقیقی معنوں میں فروغ ملنا اب شروع ہوا ہے

اور آپ ہیں کہ مایوسی کی باتیں کرتے نہیں تھکتے۔ ذرا نظر اٹھا کر دیکھیے تو سہی ہم نے سیکڑوں رہائشی کمرے، سیکڑوں دکانیں اور لاتعداد مسجدیں بنا دی ہیں۔ ترقی اور عروج کا ہر طرف دور دورہ ہے اور آپ کو صرف زوال کا چہرہ نظر آ رہا ہے؟' معاف کرنا بھائی آپ بھی اپنی دانست میں کچھ ٹھیک ہی کہتے ہوں گے لیکن میرا تو ایک ہی عقیدہ ہے کہ قوم علم سے بنتی ہے، لکڑی پتھر کی دیواروں سے نہیں۔'

'جناب آپ علم سے کیا مراد لیتے ہیں؟ بوسیدہ قلمی کتابیں جو مسجدوں اور مقبروں کے طاقچوں میں پڑی گل سڑ رہی ہیں۔ ان دیمک زدہ نسخوں میں کون دلچسپی لیتا ہے؟ یہ دور تو انٹرنیٹ کا ہے، ای بکس کا ہے، ایک گوگل سرچ سے دنیا کا سارا علم آپ کی دسترس میں آ جاتا ہے۔ بہتر ہے کوئی دورِ جدید کی کوئی بات کرو۔ یوں بھی ان کرم خوردہ کتابوں میں تو مولانا 'ح' کرمِ کتابی بن کر گھسے رہتے ہیں، شاہ ہمدان اور نوربخش پر جتنا کام کرنا تھا وہ تو انہوں نے کر ہی لیا ہے، مزید کرنے کو ہی کیا رہ گیا؟'

'میاں! میں تو لکھنے کے حق میں ہی نہیں ہوں۔ جب سے علامہ 'ب' نے لکھنا شروع کیا تب سے ہمارے اندر افتراق و انتشار پیدا ہوا۔ کتابیں نہ تھیں تو ٹھیک تھے، کوئی زید بکر کا جھگڑا نہ تھا، کوئی بے چینی نہ تھی۔ معاشرے میں امن و سکون کا دور دورہ تھا۔ دوسرے جو کچھ ہمیں کرنے کو کہتے تھے ہم بخوشی مان لیتے تھے، یہ جداگانہ تشخص کا عفریت تو لکھنے والوں نے پیدا کیا ہے۔'

'چلو لکھنا ضروری نہ سہی، کوئی تو ہو جو قوم کے معاملات پر غور و خوض کرے، رہنمائی کرے، راستہ دکھائے۔ واہ جی! آپ بھی کمال کرتے ہیں اس کام کے لیے تو ہمارے ہاں ایک عظیم ادارہ قائم ہے۔ یہ دیکھیے یہ عظیم الجثہ مخلوق ہی وہ ادارہ ہے جو ہزاروں افراد پر بھاری ہے۔ بھئی یہ کیسی مخلوق ہے؟ نہ چل سکتی ہے، نہ دیکھ سکتی ہے نہ سوچ سکتی ہے اور نہ ہاتھ پاؤں ہلا سکتی ہے۔ ہم تو برسوں سے اسے اسی حالت میں ایک جگہ ایستادہ دیکھتے ہیں۔ کیا یہی ڈائنو سار کا ڈھانچہ ہے جس کا علما سپریم کونسل نام ہے؟'

'صاحبو! ہم نے بعض علم والوں کو کھو دیا، دیگر علم والوں کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔ جس تنہائی میں بیٹھ کر لکھے جانے والے نسخے بے قدری کی ہوا میں بکھر رہے ہیں، کوئی ان ورق ورق روشنیوں کو جمع کرے، روشنی کا مینار بنائے تا کہ اندھیرے میں بھٹکنے والوں کی رہنمائی کا سامان ہو۔'

'بڑے میاں! آپ کی باتیں تو معقول لگتی ہیں، لیکن کیا آپ کے پاس کوئی ٹھوس عملی منصوبہ ہے جس پر عمل کر کے ہم اپنے زوال کو عروج سے بدل سکیں۔ اپنی حقیقت کا کھوج لگا سکیں۔ اپنے معنوی حصار کا تحفظ کر سکیں۔'

'ہاں، منصوبہ ہے میرے پاس۔ میرا منصوبہ ایک ہی لفظ پر مشتمل ہے 'کھدائی'۔ کدالیں لاؤ، بیلچے اٹھاؤ اور کھدائی شروع کرو۔ اپنے گھر کے صحن میں ہی کھدائی آغاز کرو، کیوں کہ تمہارے گھر کے صحن میں ایک دفینہ ایک خزانہ موجود ہے۔ دنیا کا سب سے قیمتی خزانہ۔ اس خزانے کو باہر نکالو، لاتعداد ہیرے موتی، جواہرات اور سونا چاندی کے ڈھیر تمہارے ہاتھ لگیں گے۔ ان ہیرے جواہرات کی بازارِ علم میں بڑی مانگ ہے۔ جوہری ان کو پہچان کر ان کی قیمت لگائیں گے اور تم مالا مال ہو جاؤ گے۔ ان جواہرات سے تم قیمتی تاج بنا لینا اور اپنے سروں پر سجانا۔ جب ان کی

چمک دمک سامنے آئے گی تو ملمع والے نقلی زیورات کا رنگ فق ہو جائے گا اور ان نقلی زیورات کے بیوپاری منہ چھپاتے پھریں گے۔'

'دوستو! ذرا تمہیں بات کھول کر بتاتا ہوں۔ اس کھدائی سے مراد تحقیق ہے۔ مخلصانہ اور دیانت دارانہ علمی تحقیق۔ ہمارے اسلاف کے قیمتی خزانوں کو ہم نے تحقیق سے ہی دنیا کے سامنے لانا ہے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیے دین و دنیا کی بھلائی کا سامان فراہم کرنا ہے۔'

کرنے والے نے ایک 'کھدائی' کی بات کی ہے۔ ایسی کھدائی کا یہ آخری موقع ہے اور اگر یہ موقع ہاتھ سے جانے دیا تو ایک اور کھدائی کے لیے تیار ہونا پڑے گا۔ ایسی کھدائی جس سے ایسا مقبرہ تیار ہو، جس میں ہم اپنے وجودِ معنوی کے جنازے کو ہمیشہ کے لیے گاڑ کر فارغ ہو جائیں۔ اللہ کرے ہمیں پہلی قسم کی کھدائی کی توفیق ملے اور اس دوسری کھدائی کی کبھی نوبت نہ آئے۔ آمین ثم آمین۔

اظہارِ تعزیت:

شیرِ بیشۂ نوربخشیت مفتیِ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ نور اللہ مرقدہٗ کے انتقالِ پرملال نے نوربخشی قوم کے چہرے پر گویا یتیمی کی گرد جما دی ہے۔ مفتی مرحوم نے اپنی ساری زندگی نوربخشیت کے تحفظ میں گزاری اور ہر محاذ پر فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اپنی جوارِ رحمت میں خصوصی جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو جن میں تمام نوربخشی شامل ہیں، صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ امید ہے مولانا مرحوم کے فرزند مولانا زکریا صاحب اپنے عظیم والد کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔

شیرِ بیشۂ نوربخشیت مفتیِ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد عبداللہ نور اللہ مرقدہٗ کے انتقالِ پرملال نے نوربخشی قوم کے چہرے پر گویا یتیمی کی گرد جما دی ہے۔ مفتی مرحوم نے اپنی ساری زندگی نوربخشیت کے تحفظ میں گزاری اور ہر محاذ پر فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑے۔

ڈائلیسز سنٹر dialysis centre کا قیام:

حضرت علامہ بشیر صاحب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے رو بہ صحت ہیں مگر آپ کا انتہائی مہنگا علاج ہنوز جاری ہے اور ہمارے ہاں فنڈز بھی قریب الختم ہیں۔ مخلصین سے تعاون کی اپیل ہے۔ اس واقعے سے سبق سیکھتے ہوئے اور مریضوں کی بے چارگی اور کسمپرسی کا احساس کرتے ہوئے انجمنِ محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد نے ایک فری ڈائلسز سنٹر کے قیام کا منصوبہ بنایا ہے جس کے لیے ایک مخلص نوربخشی نے مشینری کی فراہمی کا بندوبست کیا ہے۔ انشاءاللہ وکھی انسانیت کی خدمت کے لیے یہ سنٹر بلا امتیازِ مذہب و مسلک تمام ملکی مریضوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے گا۔ جو حضرات اس کارِ خیر میں حصہ دار بن کر ثوابِ آخرت کمانا چاہیں وہ انجمنِ محمدیہ کے عہدیداران سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ توکلت علیہ وھو رب العرش العظیمo

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

الکتاب

قرآن مجید

مولوی عبد الحمید

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى. وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى. بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا.وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌوَّاَبْقٰى. اِنَّ هٰذَالَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى. صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى. (سورہ اعلیٰ ۱۴۔۱۹)

مشکل الفاظ کے معنی:

اَفْلَحَ فلاح پائی   مَنْ تَزَكّٰى جس نے تزکیہ کیا

تُؤْثِرُوْنَ تم ترجیح دیتے ہو   اَبْقٰى ہمیشہ باقی رہنے والی

صُحُفِ صحیفہ کی جمع کتاب مراد کلام الٰہی کا مجموعہ

ترجمہ: بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا (اور کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم (اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے) دنیوی زندگی (کی لذتوں) کو اختیار کرتے ہو حالانکہ آخرت (کی لذت و راحت) بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ بے شک یہ (تعلیم) اگلے صحیفوں میں بھی مذکور ہے جو ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے صحائف ہیں۔

تشریح:

حقیقی اور اخروی کامیابی کے لیے شرط:

مذکورہ پہلی دو آیتوں میں اللہ رب العزت نے حقیقی اور اخروی کامیابی کے لیے تین شرائط بیان کی ہیں۔ اس میں سے پہلی شرط تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن ہے۔ پس جو شخص اپنے باطن کو شرک و کفر، ضلالت و گمراہی، حسد، بغض، کینہ، تکبر و غرور الغرض تمام اخلاق ذمیمہ سے پاک کر کے اخلاق حمیدہ سے مزین کرتا ہے اور اپنے دامن عمل کو فسق و فجور، نافرمانی و سرکشی سے بھی آلودہ نہیں ہونے دیا۔

اخروی کامیابی کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہے۔ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اس کی زبان اور دل ہر وقت یاد الٰہی سے آباد رہیں۔

تیسری شرط یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے حضور سر بسجود رہے۔ اپنی جبیں نیاز کو اس کی بارگاہ میں جھکائے رکھے یہی مقصود بندگی ہے اور حاصل زندگی ہے۔ اور صلوٰۃ بمعنی دعا بعض علماء نے یہاں نماز سے مراد دعا لی ہے کہ بندہ بارگاہ ایزدی میں اپنی تمنا اور آرزوئیں پیش کرنے سے پہلے اپنے دل و دماغ کو اخلاص اور انابت کے پانی سے دھوتا ہے۔ پھر ذکر الٰہی کے ذریعے رب کی نعمتوں کا اپنے آپ کو حق دار ٹھہراتا ہے۔ رب کی توجہ حاصل کرتا ہے پھر بارگاہ الوہیت میں اپنی عاجزی، نیازمندی اور التجائیں پیش کرتا ہے۔ تو ایسی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، مقبول بارگاہ ہوتی ہے۔

صلوٰۃ کا معنی:

عربی لغت میں دعا بمعنی صلوٰۃ (نماز) اور صلوٰۃ بمعنی دعا دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔ چونکہ صلوٰۃ بھی حقیقتاً رب کے حضور التجا اور دعا کا مکمل اور اعلیٰ طریقہ ہے بلکہ قرب الٰہی کا درجہ کمال ہے اور بندہ صلوٰۃ (نماز) کے ذریعے اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ فرمان نبویؐ کے مطابق الصلوٰۃ معراج المومنین صلوٰۃ (نماز) مومن کی معراج ہے اور دعا کا مقصود بھی قرب الٰہی، رحمت الٰہی اور فضل الٰہی کا حصول ہے۔ لہذا صلوٰۃ سے چاہیے نماز مراد لے یا دعا دونوں درست اور صحیح ہیں۔

دعا سے پہلے ذکر الٰہی کا حکم:

حضرت فضالہؓ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریمؐ ایک روز تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا اس نے نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کہا اللّٰھم اغفرلی وارحمنی اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: عجلت ایھاالمصلی اے نمازی تو نے بڑی عجلت سے کام لیا۔

اذا صلیت فقعدت فاحمد اللّٰہ بما ھوا ھلہ وصل علی ثم ادعہ جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی حمد کر جس طرح اس کی شان ہے پھر مجھ پر درود شریف پڑھ پھر دعا مانگ۔

اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اور نماز پڑھی پھر اللہ کا ذکر کیا، حمد بیان کی اور رسول اللہ پر درود شریف پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایھا المصلی ادع تجب اے نمازی اب تو مانگ تیری دعا قبول کی جائے گی۔

ذکر الٰہی اور درود شریف قبولیت دعا کی شرط ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے جب میں نماز پڑھ چکا تو میں نے اللہ کی حمد کی اور درود شریف پڑھی پھر میں نے دعا مانگی تو نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: سل تعط سل تعط مانگ تجھے دیا جائے گا، مانگ تجھے دیا جائے گا۔ (ترمذی شریف بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن)

اوراد خمسہ، اوراد فتحیہ اور عصریہ کی اہمیت:

یہ آیات قرآنی اور بالخصوص مذکورہ احادیث کی روشنی میں مذکورہ اوراد کی اہمیت بالکل واضح ہوتی ہے کہ بزرگان تصوف نے انہی احادیث کو سامنے رکھ کر حمد وثنا، ذکر الٰہی اور درود شریف پر مشتمل ہر نماز کے بعد مخصوص دعائیں ترتیب دی ہیں۔ تا کہ دعاؤں کو قبولیت کا درجہ رہے۔ اوراد فتحیہ، عصریہ اور خمسہ کی ترتیب و تفصیل کے لیے دعوات صوفیہ کا مطالعہ کیجیے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ تم دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ آیت کریمہ کے اس حصہ میں اللہ نے تمام انسانوں کی نفسیات اور رجحان کو بیان فرمایا ہے۔ انسان اس دنیوی زندگی کو عیش و آرام سے گزارنا چاہتا ہے۔ کہ اسے کسی قسم کی تکلیف اور رنج نہ ہو۔ مال و دولت کی ریل پیل ہو۔ عزت شہرت بھی میسر ہو۔ جب دنیوی زندگی کی تعیشات، وافر مقدار میں مل رہی ہوں تو انسان کا نفس چاہتا ہے کہ یہ عارضی نعمتیں اسے ہمیشہ میسر رہیں اس سے کبھی چھن نہ جائیں جس کے لیے وہ مسلسل تگ و دو کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ آخری زندگی پر

بھی دنیوی زندگی کو ترجیح دینے لگ جاتا ہے۔ اگلی آیت میں اللہ بنی نوع انسان کو خبردار کرتا ہے۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى. آخرت کی زندگی تمہارے لیے بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی زندگی ہے۔ لہذا انسان بہتر اور ابدی زندگی کو دنیوی زندگی پر ترجیح دے۔ دنیوی زندگی کو اخروی زندگی بہتر بنانے لیے استعمال میں لائے۔ کیونکہ اخروی زندگی میں کامیابی کا دارو مدار دنیوی زندگی پر ہے۔ حدیث نبوی ہے

الدنیا مزرعة الاخرة. دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

یہاں جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى. صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى.

بے شک یہی باتیں اور پیغام سابقہ انبیاء علیہم السلام کے صحف میں بھی موجود تھیں اور حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام پر نازل شدہ صحف اور توریت میں بھی اسی حقیقت کو بیان فرمایا تھا۔ لہذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان توبہ و انابت اختیار کرے نفس کے دھوکوں میں نہ آئے بلکہ تزکیہ نفس کر کے اپنی اخروی اور ابدی زندگی کے لیے محنت اور مشقت کرے۔ تا کہ قیامت کے دن کف افسوس ملنا نہ پڑے بلکہ کامیابی کا پروانہ اس کا مقدر بن سکے۔

حضرت علاء الدولہ سمنانیؒ اور مذکورہ آیات کی تفسیر:

حضرت سمنانیؒ آیات مذکورہ کی باطنی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر انسان لطیفہ قوی قالبیہ اور نفسیہ کے تزکیہ میں مشغول ہو جائے تو اسے فلاح و کامیابی ملے گی۔ کیونکہ اس نے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز کے ذریعے رب کی طرف متوجہ ہوا اور وہ لوگ بدبخت ہیں جنہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اس لیے کہ وہ لوگ قوئ اخروی کے ساتھ مردہ ہیں اور قوائے دنیوی کے ساتھ ہیں۔ آخرت کی زندگی اس لیے بہتر ہے کہ کبھی اس کی نعمتیں ختم نہیں ہوں گی اور اس کی عنایتیں بھی فنا نہیں ہوں گی۔ اور دنیا فنا کے مرحلہ میں ہے اس کی عیاشیاں بھی عنقریب ختم ہوں گی اور فنا ہو جائیں گی۔

> **حضرت سمنانی علیہ الرحمہ باطنی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ اگر انسان لطیفہ قوی قالبیہ اور نفسیہ کے تزکیہ میں مشغول ہو جائے تو اسے فلاح وکامیابی ملے گی۔**

صحف سے مراد قلب اور سیر ہے۔ پس اے سالک تو اپنے صحیفے کو (دل کی تختی پر) پڑھنے کی کوشش کر مگر تم اسے اس وقت تک نہیں پڑھ سکتے جب تک تم اپنی نظر کا علاج نہ کرو جو دنیا کی محبت اور نفس کے غلبے کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہے۔ جب اپنے (دل کا) آنکھوں کا علاج کر کے صحیح ہو جاؤ۔ تو تم اپنے استاد (مرشد) سے علم قرآت سیکھ لوتا کہ تو اپنا صحیفہ (عمل) پڑھ سکے۔ اور اس آیت کی حقیقت کی تمہیں معرفت ہو۔ اور تو عمل میں مشغول ہو جاؤ۔ جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں اپنے صحیفوں کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور محمدؐ و آل محمدؐ اور اس کے اصحاب کرامؓ کے صدقے ان پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔

(عین الحیاۃ الجزء السادس)

❁☆❁☆❁

اہل بیت

امام الاولیاء حضرت علی ابن ابی طالب

(قسط چہارم)

غلام حسن نوربخش

حضرت علیؑ کے اقوال:

اچھا آدمی:

من كرم المرء بكائه على مامضى من زمانه وحنينه قديم إخوانه.

اچھے آدمی کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی گزری عمر پر روئے اور زمانہ حال کے لئے محبت کرے اور اپنے قدیم دوستوں کو یاد رکھے۔

ایمان و زوال ایمان:

پوچھا گیا ثبات ایمان کا باعث کونسا ہے؟ فرمایا ورع (پارسائی) پوچھا گیا زوال ایمان کا باعث کیا بنتا ہے؟ فرمایا طمع۔

آنکھ کی حفاظت: جو شخص اپنی آنکھ کی حفاظت نہیں کرتا اس کا دل بے قیمت ہو جاتا ہے یعنی اس میں کوئی نور وغیرہ نہیں آسکتا۔ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے اس دل کی طرف منتقل کرتی ہے لہذا اس کی آلودگیوں اور آلائشوں سے ظلم وتیغ۔

برا زاد عقبیٰ:

بئس الزاد الى المعاد العدوان على العباد۔

زاد عقبیٰ برا ہے جس کے لئے لوگوں پر ظلم و ستم کرے۔۲

نعمت و بلا: اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: فقر و فاقہ بری ہے بیماری جسم اس سے بدتر ہے اور بیماری دل اس سے بھی بدتر ہے وسعت مال ایک نعمت اس سے صحت بدن بہتر ہے اور پرہیزگاری دل اس سے بہتر ہے۔۳

بروں کی صحبت: مجالسة الاشرار تورث سوء الظن.

برے لوگوں کی صحبت نیک لوگوں سے متعلق بدگمانی کا موروث ہے۔

عید نوروز: حضرت علیؑ سے جب نوروز کی بابت لوگوں نے پوچھا تو جواب دیا کہ ہر مسلمان کے لئے ہر وہ دن عید نوروز ہے جس دن اس نے اس کے قول و فعل اور نیت دل سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

زبان اور ایمان:

لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه و لا يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه۔ ۶

بندے کا ایمان اس کا دل درست ہوئے بغیر سیدھا نہیں ہو سکتا۔

حکمت:

الحكمة ضالة المؤمن فخذ الحكمة ولو من اهل النفاق.۷

حکمت مومن کی گمشدہ متاع ہے جہاں سے ملے لے لو خواہ منافق سے ملے۔

ناامیدی: اے آدمی! تیرے گناہ سے زیادہ تیری اپنے رب سے ناامیدی بڑا گناہ ہے۔۸

چند اہم چیزیں: عزت تقویٰ میں ہے سربلندی تواضع میں ہے،

جوانمردی سچائی میں ہے کامیابی صبر میں ہے ثروت مندی قناعت میں ہے آرام و راحت زہد میں ہے اور عافیت و سلامتی خاموشی میں۔

مومن کا وقت: مومن کے لیے صرف چار وقت مقرر ہیں اول یہ کہ اپنے رب کے ساتھ مناجات کرے دوم یہ کہ جس میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے سوم یہ کہ علماء کی صحبت میں گزارتا ہے جو اس کو امرالٰہی کی طرف آنکھیں کھول دیتا ہے اور اسے نصیحت کرتا ہے چہارم یہ کہ باقی ماندہ وقت اپنے نفس اور اس کی لذتوں میں صرف کرتا ہے۔

حسد اور فاسد:

مارئیتُ ضالما" اشبة بمظلوم منَ الحاسد جفس"دائم"
وقلبٌ هائمٌ وَ حزنٌ لازمٌ ۔٩

حاسد آدمی جیسا ظالم دیکھنے کو نہیں ملا جو بظاہر مظلوم دکھائی دیتا ہے وہ مسلسل بے قرار، پریشان اور غمگین رہتا ہے۔

آقا بقیدی یا غلام:

تفضل علی مَن شئتَ فانتَ امیره واستغن عمن شئتَ
فانّظیرهٔ فا عتقرْ الی مَن شئتَ فانتَ اسیره ۔ ١٠

کسی کا آقا بننا چاہو تو اس پر لطف و کرم کرو اگر برابر بننا چاہتے ہو تو بے نیازی برتو اور اگر قیدی بننا چاہو تو اس کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ۔

قرآن پاک علی کی نظر میں:

افضل الذکر القران به تشرح الصدور و تسینر السرائد ۔

قرآن بہترین ذکر ہے جس سے سینے کھل جاتے ہیں اور ضمیر روشن ہو جاتا ہے۔

فیه ربیع القلوب و ینا بیع العلم وما للقلب جلاء غیره ۔

اس میں دل کی بہار اور علم کے سرچشمے ہیں دل کے لئے اس کے سوا کوئی روشنی نہیں ہے۔

ان القران ظاهره اینق وباطنه عمیق لاتفنی عجائبه ولا تنقضی غرائبه ولا تکشف الظلمات الا به ۔١١

قرآن کا ظاہر تعجب انگیز ہے اس کا باطن گہرا ہے اس کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں ہیں اندھیرا اس کے بغیر دور نہیں ہوسکتا۔

تدبر و آیات القران واعتبر وابه فانه ابلغ العبر. ١٢

قرآن کی آیات میں غور وفکر کیا کرو اس سے عبرت لو کیونکہ اس میں بلیغ ترین عبرت کا سامان ہے۔

وعلیکم بکتاب الله فانه الحبل المتین والنورالمبین والشفاء النافع والماء الناقع والعصمة للمیسکٌ والنجاة للمتعلق ۔١٣

تم کتاب اللہ کو مضبوط پکڑو یہ مضبوط رسی ہے روشن نور، مفید اور پیاس فرو کرنے والا پانی ہے جو اسے تھامے گا وہ بچ جائے گا جو عمل کرے گا وہ نجات پائے گا۔

ان هذا القران هوالناصح الذی لایغش والهادی الذی لایضل والمحدث الذی لایکذب. ١٤

قرآن بے لوث نصیحت کرنے والا، ایسا ہادی جو گمراہ نہیں کرتا ایسا بولنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔

ماجالس هذا القران لحد الاقام بزیادة اونقصان زیادة فی هدی ونقصان فی عمی. ١٥

قرآن کی ہم نشینی سے اضافہ ہوتا ہے یا نقصان اضافہ ہدایت میں اور

نقصان جہالت میں ہوتا ہے۔

قرآن فہمی: من فهمه القران فسر جمل العلم

جس نے قرآن کو سمجھا گویا اس نے تمام علوم کی تفسیر کی۔۱۶

دنیا اور امور دنیا: ایک شخص نے عرض کیا کہ دنیا سے متعلق فرمائیں تو فرمایا کیا کہوں! کوئی یہاں تندرست ہو تو بے فکر نہیں، بیمار ہے تو پشیمان ہے، جو محتاج ہیں وہ غمگین، جو مالدار ہیں وہ مبتلا و مفتون، اگر حلال سے پیدا کریں تو حساب دینا ہوگا اگر حرام سے پیدا کریں تو عذاب ہوگا۔ دنیا سانپ کی مانند ہے جس کا ظاہر نرم اور باطن زہر ہے۔۱۷

زہد: تمام زہد قرآن کے دو کلموں میں ہے

لكيلا تا سوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما أتيكم۔ ۱۸

جو ضائع ہوا اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوشی مت مناؤ۔

خدمت خلق و عبادت رب:

آپ اپنے زمانہ خلافت میں دن کو خلق کا کام کرتے اور رات کو خالق کی عبادت بعض نے عرض کیا یا امیر المومنین! کس لیے اپنے پر اس قدر رنج کھینچتے ہیں دن کو آرام کیجیے یا شب کو۔

فرمایا: اگر دن کو آرام لوں تو رعیت کا کام نا تمام رہے گا اور اگر رات کو آرام لوں تو میرا اپنا کام نامکمل۔ ۱۹

غرور:

عجبت لابن ادم اوله نطفة واخره جيفة وهوقائم بين هاوعاء للغائط ثم لا شه۔۲۰

حیرت ہے کہ آدمی کی ابتداء نطفہ ہے اور آخر متعفن درمیان میں گندگی کا مرتن پھر بھی وہ غرور وتکبر کرتا ہے۔

خلوت وخاموشی:

تاتي على الناس زمان تكون العافية فيه عشرة اجزاء تسعة منها في اعتزال الناس و واحدة في الصمت۔۲۱

عنقریب ایسا دور آئے گا اس وقت سلامتی و عافیت کے اگر دس کے حصے کئے جائیں تو نو حصے گوشہ نشینی میں اور دسواں حصہ خاموشی میں ہوگا۔

وقت کو غنیمت جانو: تمہارا ماضی گزر چکا ہے آئندہ مبہم ہے معلوم نہیں لہذا موجودہ وقت کو غنیمت سمجھو۔ ۲۲

ماضی کے بارے میں مشغول ہونا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ تمہارا ماضی گزر گیا ہے۔ مستقبل آرزو ہے جو کام کر رہے ہو وہی تمہارا ہے۔۲۳

جس نے اپنے وقت کو ٹال دیا یقین کرو وقت اس کے ہاتھ سے گیا۔۲۴

افضل کون؟ دیکھو خواہ مہاجر ہوں یا انصار ان میں سے جو شخص بھی یہ خیال کرے کہ میں دوسروں سے افضل ہوں تو یہ اس کی خام خیالی ہوگی فضیلت کل قیامت کے دن ہوگی خدا کے نزدیک ثواب واجر ہر ایک کا اللہ کے اوپر ہے۔۲۵

خوش نصیب آدمی:

ايها الناس طوبى لِمَنْ لَزِمَ بَيْتَهُ وَأَكَلَ كِسرَ تَهُ وَبَكَىٰ عَلَىٰ خَطِيْئَتِهٖ وَكَانَ من لفنسه فِي تَعَبٍ والناس منه في راحة۔۲۶

وہ خوش نصیب ہے جو لوگوں کو اذیت دینے کی بجائے اپنے گھر میں بیٹھے، جو کچھ اس پر قناعت کرے اپنے گناہوں پر روئے اور معافی کے لیے اپنے نفس کو دبائے وہ خود تکلیف میں رہے اور لوگ آرام وراحت

میں۔

بدترین آدمی: تم میں سے بدترین اشخاص وہ ہیں جو:

(۱) چغلی کھاتے ہیں۔

(۲) دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں۔

(۳) اور نیک لوگوں پر عیب تراشی کرتے ہیں۔ ۲۷

اچھے آدمی کی نشانی: من کرم المرء بکاءه علی مامضی من زمانه وحنینه الی اوطانه و حفظه قدم اخونه۔

اچھے آدمی کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی گزری عمر پر روئے اور وطن کے لئے نوحہ کرے اور اپنے قدیم دوستوں کو یاد رکھے۔

آدمی کی قدر و قیمت: قدرالرجل علی قدرهمته وصدقه علی قدرمروته و شجاعته علی قدر انفته وعفته علی قدر غیر یه۔

انسان کی قدر و قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہے سچائی مردانگی کے مطابق شجاعت حمیت کے مطابق اور پاک دامنی غیرت کے مطابق ہے۔ ۲۸

مبارک آدمی: مبارک ہے وہ جو اپنے نفس میں ذلیل ہو اور جس کی کمائی پاک ہو۔

بدترین علم اور بہترین علم:

اوضع العلم ماوقف علی اللسان وارفعه ماظهر فی الجوارح والارکان۔

گھٹیا ترین علم زبان تک محدود علم ہے اور بہترین علم وہ ہے جو اعضاء و جوارح سے (بصورت عمل) ظاہر ہو۔

فضیلت علم: کسی کی خیر مال واولاد کی زیادتی نہیں ہے بلکہ زیادتی علم وعمل کی وجہ سے خیر وخوبی ہے۔ ۲۹

عالم: عالم وہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف مایوس نہ کرے اور نہ انہیں خدائے تعالیٰ کی گرفت سے بے خوف بنادے۔ ۳۰

جہاد: فان الجهادبابمن ابواب الجنة فتحه الله انی صبة اولیائی و هولباس التقوی ودع الله الصینة وجنة الوثیقة۔

جہاد کا ایک دروازہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص دوستوں کے لیے کھولا ہے۔ جہاد تقویٰ کا لباس ہے اور اللہ تعالیٰ کی مضبوط با اعتماد ڈھال ہے۔ ۳۱

بہترین جہاد: سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے بھی کہہ دی جائے۔

غازی: جہاد میں زندہ رہنے والے تعداد کی بقاء پاتے ہیں اور ان کی اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

جہاد سے فرار: بلاشبہ میدان جنگ سے بھاگنا غضب الٰہی کا سبب، یقینی ذلت اور ننگ و عار کا موجب ہوتا ہے جنگ سے فرار گناہ کبیرہ ہے۔

دو شخص کی ہمنشینی نہ کرے: احمق کی ہمنشینی سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا تو تمہیں نقصان پہنچائے گا اور جھوٹے کی ہمنشینی سے بچو کیونکہ وہ سراب کی مانند ہے تم کو دور لوگوں سے قریب اور قریب لوگوں سے دور کر دے گا۔

دو برائیاں خواہشات اور لمبی آرزوئیں:

ایها الناس إنّ أخوَفَ ما اخاف علیکم اثنان اتباع الهوی

وطول الامل۔ فاما اتباع الھوی فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الاخرۃ ۔ ۳۲

لوگو! میں تمہارے بارے میں دو باتوں سے ڈرتا ہوں (۱) خواہشات کی پیروی (۲) لمبی لمبی آرزوئیں ۔ پس خواہشات تم کو اللہ سے دور کرتے ہیں اور لمبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرواتی ہیں۔

تین اہم کام: (۱) عمل کرو کہ عمل سربلند کیا جاتا ہے۔ (۲) توبہ نفع دیتی ہے۔اور (۳) دعا سنی جاتی ہے۔

آدمیوں سے تین باتیں: تین آدمیوں سے ان کی موجودگی میں کوئی امید نہ رکھیں۔ (۱) پیٹ بھر کر کھا کر رات کا قیام، (۲) رات بھر سو کر چہرے پر نور و رونق اور (۳) فاسق و فاجر کی صحبت میں رہتے ہوئے امن و سکون۔

تین باتوں میں تمام نیکیاں: تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں۔(۱) نگاہ، (۲) خاموشی اور (۳) گفتگو۔

پس جس نگاہ میں عبرت نہ ہو وہ ایک قسم کی بھول ہے۔جس خاموشی میں تفکر نہ ہو غفلت ہے۔جس کی گفتگو میں ذکر نہ ہو وہ بیہودہ ہے۔۳۳

لوگوں کی تین قسمیں: لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔(۱) عالم ربانی یا علمائے الٰہی، (۲) راہ نجات پر گامزن طالب علم اور (۳) احمق بے سروپا جو ہر آواز کے پیچھے لپکتا ہے اور ہوا کے ساتھ جھکتا ہے۔۳۴

چار مشکل کام: چار کام مشکل ہیں۔ (۱) غصے کی حالت میں معاف کرنا۔(۲) تنگی کے وقت فیاضی کرنا۔(۳) تخلیہ میں پاک دامن رہنا۔(۴) خوف یا رجا کے باوجود حق بات کہنا۔۳۵

جسے چار چیزیں مل گئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا دعا کے بعد حاجت روائی، توبہ کے بعد قبولیت، استغفار کے بعد مغفرت اور شکر کے بعد افزائش نعمت۔

مشکل ترین کام: مشکل ترین کام چار ہیں۔(۱) غصے کی حالت میں معاف کر دینا۔(۲) تنگی کی حالت میں فیاضی کرنا۔(۳) تنہائی و خلوت کے باوجود پاک دامن رہنا اور (۴) خوف محسوس کرتے ہوئے بھی قول حق کہہ دینا۔

چار چیزوں کو معمولی مت سمجھ: چار چیزوں کو کم مت سمجھ خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔(۱) غربت (۲) درد (۳) دشمنی (۴) آگ۔۳۶

ہلاکت خیز کام: الطریق مسرودۃ علی الخلق بخمسۃ خصال القناعۃ بالجھل والحرص علی الدنیا والشح بالفضل والریاء بالعمل والاعجاب بالرای۔

پانچ کاموں کی وجہ سے آدمی کی کامیابی کی راہ مسدود ہوتی ہیں۔ (۱) نادانی پر قناعت (۲) دنیا کی حرص (۳) اپنی فضیلت کا گھمنڈ اور (۴) ریاکاری پر مبنی عمل اور اپنی رائے پر غرور۔۳۷

چیزوں کی تاکید: میں تمہیں پانچ باتوں کی فضیلت کرتا ہوں اگر تمہیں انہیں حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا پڑے تو سفر کرو۔

(۱) خدا کے سوا کسی سے کوئی امید و رجا نہ رکھے۔

(۲) اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

(۳) کوئی سوال کرے جواب نہ آتا ہو تو 'میں نہیں جانتا' کہنے سے نہ شرمائے۔

(۴) نہ جاننے والی باتوں کے سیکھنے سے ہرگز نہ شرمائے۔

(۵) صبر، صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے جو سر کا جسم سے ہے۔جس

جسم کے ساتھ سر نہ ہو اس کا کیا فائدہ۔ اسی طرح ایمان کا کوئی فائدہ نہیں جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔۳۸

گناہ کی مثال: اَلَا وَاِنَّ الْخَطَايَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَيْهَا رَاكِبُهَا وَخُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ بِهِمْ فِی النَّارِ ۳۹

گناہ اور خواہشات کی پیروی اس سرکش گھوڑے پر سواری جیسی ہے جس کی لگام اتار دی گئی ہو پس وہ گھوڑا سوار کو آگ میں جھونک دے۔

تقویٰ کی مثال:

الاوان التقوی مطایاذلل حمل علیها راکبها واعطوا ازمتها فاوردتهم الجنة.

تقویٰ کی مثال اس سدھائے ہوئے گھوڑے جیسی ہے جس کی لگام سوار کے ہاتھ میں ہو اور اسے آرام سے جنت میں پہنچائے۔۴۰

تقویٰ کا کام: ان تقوی الله حمت اولیاء الله محارمه والزمت قلوبهم مخافته حتی السهوت لیا لیهم واظمات هواجرهم۔ ۴۱

تقویٰ دوستان خدا کو حرام سے بچاتا ان کے دلوں میں اللہ کا خوف راسخ کرتا ہے یہاں تک ان کی راتیں بے خواب (بہ سبب روزہ) بناتا ہے۔

تقویٰ کا فائدہ:

فان التقوی فی الیوم الحرزوالجنة وفی الغد الطریق الی الجنة فان تقوی الله مفتاح سداد وذخیرة معاد وعتق من کل ملکة و نجاة من کل هلکة.

بے شک تقویٰ دنیا میں ڈھال اور حصار کی طرح انسان کا محافظ ہے اور روز محشر جنت میں پہنچانے کا راستہ۔ تقویٰ ہر نیکی کی کنجی، قیامت کا توشہ، ہر غلامی سے آزادی اور ہر بربادی سے نجات کا ذریعہ ہے۔۴۲

الزهادة قصر الامل والشکر عند النعم والورع عند المحارم.

زہد نام ہے آرزؤں کو کم کرنے نعمتوں پر شکر کرنے اور محرمات سے دامن بچانے کا۔۴۳

مراجع ومصادر:

۱۔ (منہاج العابدین بحوالہ بستر مرگ سے قبر تک ص52، 1996 کراچی)
۲۔ (منتہی الآمال جلد دوم 230)
۳۔ (منتہی الآمال دوم 229)
۴۔ (ایضاً 230)
۵۔ (کے ٹو 27 مارچ تا 2 اپریل 99)
۶۔ (نہج البلاغہ بحوالہ فلسفہ اخلاق 50)
۷۔ (نہج البلاغہ بحوالہ فلسفہ اخلاق 147 مطہری تہران 1407ھ)
۸۔ (قوت القلوب جلد اول 783)
۹۔ (آئینہ نفس 220)
۱۰۔ (آئینہ نفس 237)
۱۱۔ (فضائل قرآن 11)
۱۲۔ (ایضاً 54)
۱۳۔ (نہج البلاغہ بحوالہ بھائی بھائی 85)
۱۴۔ (نہج البلاغہ 176)
۱۵۔ (ایضاً 176)
۱۶۔ (قرآنی معلومات 102 مصطفی اسرار دارالثقافت اسلامیہ کراچی 1424ھ)
۱۷۔ (ایضاً 478)
۱۸۔ (ایضاً 526)
۱۹۔ (عروج السعادۃ 678)
۲۰۔ (بحارالانوار بحوالہ آئینہ نفس 159)
۲۱۔ (بحارالانوار بحوالہ آئینہ نفس 190)
۲۲۔ (ایضاً)
۲۳۔ (ایضاً)
۲۴۔ (اتقاء 21۔22 جلد اول شمارہ سوم)
۲۵۔ (غذائے عبادات انسانی 137)
۲۶۔ (آئینہ نفس 190)
۲۷۔ (اسلام دین حکمت 351)
۲۸۔ (نہج البلاغہ ص96)
۲۹۔ (عروج السعادۃ 354)
۳۰۔ (قوت القلوب جلد اول 806)
۳۱۔ (نماذج عصمت 94)
۳۲۔ (نہج البلاغہ / گفتار 64)
۳۳۔ (تحف العقول 210/گفتار 63)
۳۴۔ (نہج البلاغہ 495/گفتار 69)
۳۵۔ (المعصومین فی فضائل امیر المومنین 513)
۳۶۔ (احوال المعصومین 513)
۳۷۔ (المعصومین فی فضائل 504)
۳۸۔ (نہج البلاغہ گفتار 71)
۳۹۔ (اسرار نہج البلاغہ 200)
۴۰۔ (ایضاً 200)
۴۱۔ (ایضاً 201)
۴۲۔ (ایضاً 204)
۴۳۔ (اسرار نہج البلاغہ 209)

تصوف

یقین، قلب، نفس

(قسط دوئم)

محمد ناظم نوربخش

قلب:

قلب کے بارے میں حضرت سید محمد نوربخش فرماتے ہیں۔

جان لے کہ دل تین قسم کی ہیں۔

(1) قلب مزکی:

اول وہ ہے جسے قلب مزکی (پاک وصاف دل) کہتے ہیں قلب مزکی کی صفت یہ ہے کہ دل میں صحرا (جیسی وسعت) ہے جسے یقین کہتے ہیں اس میں ایک چشمہ ہے جسے صفا کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے جسے شجرۂ شوق کہتے ہیں اس درخت پر ایک تخت (بچھا ہوا ہے) اسے تخت مودت کہتے ہیں اس تخت پر ایک بساط ہے۔ اس کے اوپر ایک ابر ہے جسے ابر الفت کہتے ہیں وہاں بارش برستی ہے جسے باران رحمت کہتے ہیں۔

(۱) ارغوان وصال (2) نرگس الفت (3) درخت امانت

(4) گل توحید (5) مراد ارادت (6) ریحان صبر

(7) زعفران رضا (8) طلعۂ ضیا (9) سنبل وفا

(10) نبات بقا (11) بوئے لقاء (12) منشور مہر

(13) لعل صدق (14) عنبر تحقیق اور (15) سوسن شوق

جس کا دل واقعی ایسا ہی ہو تو ابر معرفت کو تخت شریعت پر بٹھایا جاتا ہے۔ عقل کو اس کا ندیم بنایا ہے، تمیز کو حاجب، کانوں کو جاسوس، ہاتھ کو کاتب، زبان کو ترجمان، طاعت کو لشکر، زہد کو لباس، عمل کو عمامہ، دولت کو سواری، ہمت کو ساتھی۔ جب یہ مرکب قلب کے رکاب میں پاؤں رکھتا ہے تضرع کے لگام کو ہاتھ میں پکڑتا ہے، اور میدان وصال میں جولانی کرنے لگتا ہے وہ طویل مناجات بجاتا ہے اور چوگان قبض کے ذریعے پولو گوئے سبقت لے جاتا ہے۔ کمان کمال میں تیر کو پروتا ہے اور نشانے پر پھینکتا ہے اور دیدار محبوب کو شکار کرتا ہے تب وہ خلق سے مکمل بے گانہ اور محبوب سے کلی طور پر آشنا ہو جاتا ہے۔ اسی دل کو قلب مزکی کہتے ہیں۔ یہ سابقین (سبقت لے جانے والوں) کا دل ہے یہ مکمل طور پر معمور و آباد ہے شیطان یہاں داخل نہیں ہونے پاتا جب کسی پاکیزہ دل کو دیکھتا ہے اس کو وہ پسند آتا ہے ایسے دل کو وہ گندہ نہیں کرتا۔

قلب مزکی کی صورت یہ ہے:

اَلْقَلْبُ حِصْنٌ وَالشَّیْطَانُ عَدُوٌّ۔

ترجمہ: قلب قلعہ ہے اور شیطان دشمن ہے۔

(2) قلب اصحاب یمین:

اس کی صفت یوں ہے کہ کبھی وہ رحمان کی جانب جھک جاتا

ہے اور ترک دنیا کر بیٹھتا ہے اور کبھی غم دنیا اور مال دنیا جمع کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اس وقت نفس، شہوات، خواہشات، حرص (میں مبتلا ہوتے) اور گناہ (کا ارتکاب) کرنے سے گریز نہیں کرتا۔ ایسے دل میں بارہ جزو رحمانی اور تیرہ جزو شیطانی ہیں۔ یہ شیطانی تیرہ اجزا بارہ رحمانی اجزا کے باہر ہوتے ہیں ہر وقت چاہتے ہیں کہ اس شخص کو کھینچ لیں دلہن کی مانند خود کو آراستہ کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ گناہ کرنے میں دلیری کر بیٹھتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور پیرو مرشد کامل کی صحبت اور اس کی حفاظت کرتی ہے تو وہ (اس کے نتیجے میں) اپنے کیے پر پشیمان ہو جاتا ہے اصحابِ یمین کے قلب کی صورت یہ ہے۔

قلب اصحابِ شمال:

اصحابِ شمال کے قلب کی جہات وصفات یہ ہیں کہ اسے شیطان نے اغوا کر رکھا ہے راہ ہدایت عنایت اس پر تاریک اور گم ہے شہوات، خواہشات، حرص، اور گناہ میں گم ہے۔ گناہ جہاں چاہے اسے کشاں کشاں لے جاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں دنیا کی ہر آزمائش سے اور عذاب آخرت سے محفوظ و مامون رکھ۔

ایسا دل شیطان کے ہاتھ میں گرفتار ہے قرآن مجید، احادیث نبویؐ اور کلام مشائخ اس پر حرام ہیں چنانچہ وہ ان کو سنے تو بھی کوئی مزا نہیں آتا اور اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ.

ترجمہ: وہ حیوان بلکہ اس سے بھی بدتر ہے

جمعیت قلب کے حصول کی کیفیت:

جو چاہے کہ خلاصہ دین سے بہرہ مند ہو اسے چاہئے کہ دلجمعی اور دل کی یکسوئی کی جانب منہ کرے جو چیزیں اس کے دل کو مشغول رکھتی ہیں انہیں دل سے دور کرے اور کام کی جانب رخ کرے۔ جان لے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو ہیبت و تعظیم کے ساتھ پڑھے کہ حق سبحانہ نے علم اولین و آخرین کو اسی کلمے میں رکھ دیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ:

آن آوردی چو حق بیاد آوردی   ورنہ بخشش بدست باد آوردی
ظلمی کہ بکردہ بجان و دل خویش   فارغ بنشیں کان ہمہ داد آوردی

تم نے عظیم چیز بجالایا ہے کہ حق کو یاد کرتے ہو اگر ایسا نہیں تو یہ برا کام ہے اور سب کچھ رائیگاں ہے۔ تم نے اپنے جان و دل پر ظلم کیا ہے اب بیکار پڑے رہو اور عدل و انصاف کا انتظار کرو۔

خصوصاً ذکر کو باری تعالیٰ سبحانہ کے ہاں عظیم منزل و مقام ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے قرآن پاک میں اس قدر زیادہ ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ.   تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا. اے ایمان والو! اللہ کا بکثرت ذکر کرو۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ. مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا. اللہ کا ذکر کرو جس طرح اپنے باپ کا کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کر ذکر کرو۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا

وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ۔ کھڑے بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ کا ذکر کرو۔ یہ دلیل ہے کہ بندہ کسی ایسی بات میں مشغول ہو جائے جس میں اللہ سبحانہ کا ذکر نہ ہو کیونکہ آدمی انہی تینوں حالات سے باہر نہیں ہوتا ان تینوں حالتوں میں ذکر الٰہی کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ کے بارے میں سوال کیا تو جواب دیا کہ خشکی و پانی، فقر و غنا تندرستی و بیماری کی حالتوں میں بھی ذکر میں مشغول رہے۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اللہ کا ذکر بڑا ہے کے مطلب سے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ تمہارے پروردگار کا ذکر بڑا ہے بمقابلہ تمہارے ذکر کے جو اللہ فرماتا ہے۔ دوسرا یہ کہ ذکر اللہ تمام عبادات سے بزرگ و برتر ہے نیز سب سے نیک سب سے پاکیزہ اور سب سے قابل تعریف ترین مقامات حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

از یاد جلال مرد مطلق خیزد
بنگر که زنور حق چه رونق خیزد
این باطن مردان چه عجائب بحریست
چون موج زند از واناالحق خیزد

حضرت جلال کبریا کے ذکر و یاد سے مرد مطلق بن کر ابھرتا ہے دیکھو اس سے نور حق میں کیسی چمک دمک اور رونق پیدا ہوتی ہے؟ مردان خدا کا دل و باطن عجیب سمندر ہے جب وہاں لہریں پیدا ہوتی ہیں تو وہاں سے اناالحق کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔

نہیں بلکہ ذکر حق سبحانہ سونا چاندی خرچنے، جہاد کرنے اور مقام شہادت پر فائز ہونے سے بھی بہتر ہے اس کی دلیل حدیث مصطفی صلعم: کَذِکْرِکُمْ اٰبَائَکُمْ اَوْاَشَدَّ ذِکْرًا اللہ کا ذکر کرو جس طرح اپنے باپ کا کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کر ذکر کرو۔

ذکر حق سبحانہ اعمال میں شریف ترین اور مفید ترین عمل ہے جو ان آیات و احادیث سے ثابت ہیں اگر چہ اذکار بے حساب اور بے شمار ہیں لیکن ان میں افضل ترین لا الہ الا اللّٰہ ہے دلیل یہ حدیث ہے۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لا الہ الا اللّٰہ ۔ لا الہ الا اللہ سب سے افضل ذکر ہے۔

ہاں اے عزیز! کلمہ لا الہ الا اللہ کی ایک خاصیت ہے یہ باغ ہدایت میں سترہ طاعات کو پیدا کرتا ہے کیونکہ لا الہ الا اللّٰہ یُنْبِتُ الْاِیْمَانَ فِی الْقَلْبِ کَمَا تُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَۃَ۔ لا الہ الا اللہ آدمی کے دل میں ایمان کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی ساگ کو پیدا کرتا ہے اور درخت طاعت عاشقان مولی و ذاکران حق کے دلوں میں معرفت و محبت کے پھول کھلاتا ہے۔

حقیقی دل و دماغ:

حقیقی دل وہ ہے جس میں اللہ سبحانہ کے سوا کسی کی یاد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد ۲۸)

خبردار! کہ ذکر اللہ سے دلوں کو طمانیت ملتی ہے۔

دل یکی منظر یست ربانی   خانہ دیو را چہ دل خوانی؟
آن بود دل کہ وقت پیچا پیچ   جز خدا اندرو نیابی ہیچ

یعنی دل نظر گاہ اللہ سبحانہ ہے غیر اللہ کی یاد والا دل تو شیطان کا مسکن ہے اسے دل کون کہے گا؟ دل وہ ہے جس میں کشمکش کے وقت اللہ

سبحانہ کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔

یہاں سے ہے کہ بعض مشائخ کہتے ہیں کہ:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَعَ بَقَاءِ نَفْسِہٖ فَھُوَ مُشْرِکٌ بِاللّٰہِ.

جو آدمی اپنی انا کو برقرار رکھتے ہوئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، وہ شرک ہے۔

دل خالی کیے بغیر عمل صالح:

کسی دن میں نے نماز مغرب میں یہ آیت پڑھی:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا. (الکھف ۱۱۰)

کہیے کہ میں تمہاری مانند ایک بشر ہوں مجھ پر وحی ہوتی ہے کہ تمہارا اللہ صرف ایک ہے۔ جو اپنے رب سے ملاقات چاہتا ہو اسے عمل صالح کرنا چاہئے اور کسی کو بھی عبادت کے وقت شریک نہیں ٹھہرانا چاہئے۔

پر پہنچا اس آیت سے ایسی عظمت اور دہشت میرے دل پر طاری ہوئی کہ یہ ڈر پیدا ہوا کہ میری روح جسم سے نکل جائے گی۔ ہاں! اے عزیز! اگر تم جوان مرد ہو تو انصاف کرو کہ یہی انصاف کی جگہ ہے کیونکہ اس آیت کے ضمن میں ایسا معنی سامنے آتا ہے اور دل میں اللہ سبحانہ سے ایسا اشارہ ملتا ہے کہ ڈر یہ ہے کہ ڈر کے مارے جگر یاقوت خون نہ بن جائے۔ یعنی اہل تحقیق کو اس آیت کی حقیقت میں معلوم ہو جاتا ہے کہ عمل صالح کیا ہے؟ فرماتا ہے کہ جو ہماری ملاقات چاہتا ہو اسے کہیے کہ عمل صالح کرے عمل صالح وہ عمل ہے جس میں کوئی فساد واقع نہ ہوا ہو پس عابد کا عبادت کے دوران اللہ سبحانہ کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کو بھی یاد کرنا عبادت الٰہی کو فاسد کر دیتا ہے اسی لئے اللہ سبحانہ اپنے بندوں کو تعلیم فرماتا ہے کہ عمل صالح کیا ہے؟ آیت کریمہ وَلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا (الکھف ۱۱۰) جو اپنے رب سے ملاقات چاہتا ہو اسے عمل صالح کرنا چاہیے اور کسی کو بھی عبادت کے وقت شریک نہیں ٹھہرانا چاہیے۔ یعنی عمل صالح کرو عمل ایسا کرو کہ عبادت الٰہی میں کوئی شرک نہ کرو پھر تعلیم دیتا ہے کہ وہ شرک کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ رَبِّہٖ اَحَدًا واحد رب یعنی تمہارا رب ایک ہے جب اسے یاد کرو تو اسی ایک کو یاد کرو ایک سے زیادہ کو یاد نہ کرو کیونکہ یگانہ کا ذکر دوئی یا دوگانہ کے ساتھ کرنا یہی تو شرک ہے

دل یکی داری دوست یکی بس
گرها دو کنی دوست نبود کس

یعنی تمہارا دل ایک ہے لہذا اس کیلئے ایک محبوب کافی ہے اگر دو کو محبوب بناؤ گے تو کوئی تیرا دوست نہ ہوگا۔

نہیں دیکھتے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معنی میں کیا فرماتے ہیں؟ فرماتے ہیں:

اَلشِّرْکُ خَفِیٌّ مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا فِی اللَّیْلَۃِ الظُّلْمَۃِ. شرک رات کی تاریکی میں چیونٹی کے میدان میں چلنے سے زیادہ مخفی ہے۔

هشدار چگونه می روی ره
کانجا نه عنان خرند نه فتراک

یعنی خبردار! تم وہاں کیسے چلو گے جہاں سواری کا لگام ہے نہ کوئی اشارے کا پرچم۔

❀☆✿☆❀

عبادات

روزہ، روحانی، اخلاقی و اجتماعی فوائد

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی
ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی

رمضان المبارک گناہوں کے صحرائے اعظم میں موسلا دھار بارش، بیکراں رحمت کے ظہور، گناہوں کی گرد دھلنے، گناہوں کی جلتی دھوپ میں مغفرت الٰہی کا سائبان، جلتے ٹیلوں اور تپتے دشت میں موسم گل اور مغفرت یزداں کے جوش مارتے سمندر کا نام ہے۔ رمضان المبارک زندگی کی زرد پیاسی ریت پر اس بارش کا نام ہے جو ٹوٹ کر برستی ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کے آخری عشرے میں قرآن حکیم نازل ہوا۔ شب قدر کا نزول رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ اس طرح مکمل قرآن حکیم پڑھنے اور سننے کا موقع ملتا ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ روزہ حیوانی جذبات کو مغلوب کرتا ہے۔

صوم کا لغوی معنی ہے ’’کام سے رک جانا‘‘، کسی جگہ پر ٹھہر جانا، کھانے پینے، گفتگو کرنے اور چلنے سے رک جانے کو بھی صوم کہتے ہیں۔ سورۃ مریم میں ہے:

’’بے شک میں نے خدا کی رضا کی خاطر چپ کا روزہ رکھا ہے۔‘‘

اسلام میں روزے ماہ شعبان ۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں فرض ہوئے اور ان کے لئے رمضان کا مہینہ مخصوص کیا گیا۔ غزوہ بدر رمضان المبارک میں ہی سر ہوا۔

اسلام میں روزہ ان تمام عاقل بالغ مردوں اور عورتوں پر فرض ہے جو جسمانی طور پر اس کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ بچوں پر روزے فرض نہیں لیکن اہل اسلام میں بہتر تربیت کے لیے ان بچوں سے روزے رکھوائے جاتے ہیں جو اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

حدیث میں رمضان کو "شہر الصبر" (صبر کا مہینہ) اور "شہر المواسات" (ہمدردی کا مہینہ) کہا گیا ہے۔ روزہ دراصل ایک روحانی تربیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزے کو روحانی، اخلاقی اور جسمانی تربیت کا ذریعہ بنا کر اجتماعی اور معاشرتی اہمیتوں کا حامل قرار دیا ہے۔ سورت بقرہ کی آیت نمبر ۲۳ میں ارشاد ربانی ہے:

’’مسلمانو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔‘‘

جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں نیکی کا بدلہ دس سے بڑھا کر سات سو گنا کر دیا جاتا ہے اگر نیکی میں خشوع کا جذبہ ہو۔ حضرت سلمانؓ فارسی سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے لوگو! ایک عظمت والا اور برکت والا مہینہ تم پر سایہ

قلن ہے، اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں اور اس مہینے میں قیام اللیل نفلی ہیں یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمگساری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں مومن کا رزق زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اسے جہنم سے نجات مل جاتی ہے۔ اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے، دوسرا عشرہ مغفرت کا اور تیسرا دوزخ کی آگ سے نجات کا۔ جس نے اپنے خادم اور نوکر سے اس مہینے میں کام کم لیا، اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور اسے دوزخ کی آگ سے بچا لے گا۔''

روزہ احادیث کی روشنی میں:

روزے کی فضیلت کے بارے میں احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

(۱) جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو اسے بد زبانی کج روی اور جہالت سے باز رہنا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی شخص روزے دار کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے کہہ دینا چاہیے میاں! میں تو روزے سے ہوں۔

(۲) جس طرح میدان جنگ میں دفاع کے لئے ڈھال ہوتی ہے۔ روزے تمہارے لئے اسی طرح آگ کے لئے ڈھال ہیں جب تک کہ انسان اس ڈھال (روزہ) کو جھوٹ اور غیبت سے توڑ نہ ڈالے۔

(۳) کتنے روزے دار ہیں جن کے حصے میں، ان کے روزے سے صرف بھوک آتی ہے اور کتنے شب بیدار ہیں جنہیں بیداری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(۴) تم پر روزہ رکھنا فرض ہے کہ روزے جیسی عبادت کی کوئی مثال نہیں۔

(۵) جس نے ماہ رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی (شرعی) عذر یا بیماری کے ترک کیا تو وہ قیامت تک بھی لگاتار روزے رکھتا رہے تو اس روزے کی قضا ادا نہیں ہو سکتی۔

(۶) روزے دار کے لئے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ پہلا موقع تو وہ ہے جب ہر شام وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اسے ایک خاص روحانی خوشی ہوتی ہے اور دوسرا موقع وہ ہے کہ جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے بہت خوش ہوگا۔

(۷) ''نمازی کو جنت میں داخل ہونے کے لئے ''باب الصلوٰۃ'' سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہے اسے باب الجہاد سے ندا دی جائے گی۔ جو شخص روزے دار ہے اسے 'باب الریان'' سے پکارا جائے گا۔ جو صاحب الصدقہ ہے اسے ''باب الصدقہ'' سے جنت میں داخلے کی دعوت دی جائے گی۔''

(۸) سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزے دار جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کسی دوسرے کو اس دروازے سے داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ فرشتے پکاریں گے روزے دار کہاں ہیں؟ روزے دار اس آواز کو سن کر جنت میں داخل ہونے کے لئے اس دروازے کی طرف بڑھیں گے اور جب روزے دار جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔ پھر کوئی شخص اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا۔''

(۹) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوجہ اللہ ایک دن کا روزہ رکھ لیتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اس ایک روزے کی برکت سے اس کے چہرے کو ستر برس کی مدت تک آگ سے دور کر دیتا ہے۔''

(۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان اور ایقان کی دولت سے سرشار ہو کر رمضان کے روزے پورے کر لئے اس کے پچھلے گناہ سب معاف ہو جائیں گے۔''

(۱۱) ایک جگہ آپؐ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کو ایمان اور احتساب سے پورا کر لیا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح بری ہوتا ہے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔''

افطار کی فضیلت:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ پڑھتے: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم) یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر روزہ افطار کرتا ہوں۔

رمضان المبارک میں افطاری کی بڑی اہمیت ہے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(۱) حضور اکرم کا فرمان ہے:

''جس نے کسی روزے دار کی افطاری کا انتظام کیا تو یہ افطاری اس کے گناہوں کے لئے بخشش اور اسے دوزخ سے بچانے کا ذریعہ ہوگی اور جس کی افطاری کروائی گئی اور جس نے افطاری کروائی ان کے اجر میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔ صحابہؓ نے گزارش کی، اے اللہ کے رسولؐ: ہم سب کو تو کسی کی افطاری کا اہتمام کرنے کی توفیق نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا یہ ثواب اس شخص کو بھی برابر عطا کرتا ہے جو ایک کھجور، پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کی ایک چسکی سے کسی کا روزہ افطار کروا دے۔''

(۲) جو شخص کسی روزے دار کو جی بھر کر پانی پلا دے (یا پر تکلف افطاری کا اہتمام کرے) تو خدا تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے اس طرح سیراب کریں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس محسوس نہ ہوگی۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب روزہ افطار کرنا چاہو تو کھجور سے افطار کرو کیونکہ یہ باعث برکت ہے۔ اگر کھجور میسر نہ آئے تو پانی سے توڑ لو، یہ باعث طہارت ہے۔''

(۴) ایک دفعہ آنحضرتؐ نے سعدؓ بن معاذ کے پاس روزہ افطار کیا اور فرمایا: ''تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ افطار کیا اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تم پر فرشتوں نے دعا کی۔''

(۵) ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام عمارہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''جب کچھ لوگ کسی روزہ دار کے ہاں روزہ افطار کریں تو فرشتے اس روزہ دار پر درود بھیجتے ہیں، جب تک افطاری سے فارغ نہ ہو جائیں یا جب تک افطاری والوں کا پیٹ نہ بھر جائے۔''

(۶) خدا تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ محبوب ہے جو افطاری میں جلدی کرتا ہے۔ ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔''

(۷) یہ دین اس وقت تک دوسرے تمام ادیان پر غالب رہے گا، جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے۔

سحری کی برکات:

سحری کی بے شمار برکات ہیں:

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادگرامی ہے: ''تم سحری ضرور کھایا کرو کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

(۲) دن کا روزہ رکھنے کے لئے سحری کے کھانے سے مدد لیا کرو۔

(۳) سحری تم پر لازم ہے کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے۔

(۴) حضور اکرمؐ نے ایک جگہ فرمایا:

''سحری کا کھانا پینا سب برکت ہے لہٰذا تم اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ انسان پانی کا ایک گھونٹ پی کر ہی سحری کیوں نہ کرے (یعنی اگر کھانے کی حاجت نہیں تو پھر بھی کم از کم پانی کا ایک گھونٹ ضرور پی لینا چاہئے) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔''

روزے کے مقاصد:

صوم کے مقاصد بے شمار ہیں:

روزے کے بڑے مقاصد یہ ہیں: ۱) تقویٰ ۲) خدا کی تکبیر وتعظیم کا جذبہ پیدا کرنا اور ۳) خدا کا شکر ادا کرنا۔ ۴) نفس کی پاکیزگی۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مضمون نگار روزہ (فاسٹنگ) لکھتا ہے:

''روزہ کے اصول اور طریقے کو آب وہوا، قومیت تہذیب اور گرد وپیش کے حالات کے اختلاف سے بہت کچھ مختلف ہیں، لیکن بہ مشکل کسی ایسے مذہب کا نام ہم لے سکتے ہیں جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو''۔

انسان کی دماغی اور روحانی یکسوئی اور صفائی کے لئے مناسب فاقہ بہترین علاج ہے۔ روزہ بہت سے گناہوں سے انسانوں کو محفوظ رکھتا ہے اس لئے یہ بہت سے گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔ روزہ کی بھوک اور فاقہ ہمارے گرم و مشتعل قویٰ کو تھوڑی دیر کے لئے سرد کر دیتا ہے۔ روزہ صرف ظاہری بھوک اور پیاس کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ درحقیقت دل اور روح کی بھوک اور پیاس کا نام ہے۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''روزہ اس وقت تک ڈھال ہے جب تک اس میں سوراخ نہ کرو''۔ چنانچہ بعض علماء کی رائے میں جس طرح کھانے اور پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح گناہ سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ روزہ بھی صبر کی ایک قسم ہے یہ کہنا چاہیے کہ صبر اور تحمل و برداشت کی مشق اور ورزش کی ایک بہترین اور آسان ترین صورت ہے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اردو دائرہ معارف اسلامیہ، مقالہ صوم)

دراصل روزہ اسلام کی اس معاشی کفالت کا ایک حصہ ہے جو عدل اجتماعی اور فلاح عامہ کے سلسلے میں ضرورت مندوں کی امداد و تحفظ کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔ ارشاد نبویؐ یہ ہے کہ تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر تمہارے ہاں مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرلو۔ (البخاری)

جو شخص روزے کی حالت میں بھولے سے کھا پی لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''(روزہ رکھنے کے بعد) جو شخص جھوٹ اور غلط کاموں کو ترک نہیں کرتا تو خدا کو اس کی بھوک اور پیاس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

حدیث قدسی: ''الصوم لی و انا اجزی بہ''۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر عطا کروں گا۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے: ''روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔'' آپؐ نے فرمایا: ''الصوم جنۃ''۔ ''روزہ ڈھال ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک میں روزے رکھنے کی توفیق دے۔ آمین!

❁☆✪☆❁

احکامات

ماہِ صیام کی فضیلت اور روزے کا شرعی حکم

ایم اے شکیل

رمضان المبارک کی فضائل اور اس کی خیر و برکات سے انکار کون کرسکتا ہے۔جبکہ جابجا اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اس کی فضیلت اور حکمت بیان فرمائی ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔ شھر رمضان الذی انزل فیه القران ھدی اللناس من الھدی والفرقان. یعنی ماہ رمضان وہ ہے جسمیں قرآن مجید نازل کیا گیا جو لوگوں کو راہ ہدایت دکھاتا ہے اور اس میں ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے والی آیات بینات ہیں۔قرآن مجید میں دوسری جگہ روزے کے متعلق ارشاد ہے۔

یاایھاالذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون. ایاما معدودت فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر. اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اس طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔تاکہ تم پرہیزگار اور متقی بن جاؤ۔یہ گنتی کے چند ایام ہیں پس جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے۔

ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے غلامو تمہارے پاس رمضان برکت والا مہینہ آیا ہے۔اللہ تعالٰی نے ہمارے اوپر اس روزے کو فرض کیا ہے۔اس مہینہ میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔اور اس ماہ مبارک میں شیطان کو جکڑ دیا گیا ہیں اور اس میں اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک رات عطا کی گئی ہے جس کی عبادت باقی دنوں میں ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔جس کو اس کے خیر سے محروم کر دیا گیا وہ تمام قسم کی بھلائیوں سے محروم کیا گیا۔اور اس ماہ مبارک میں قرآن جیسی عظیم کتاب مقدس نعمت عظمٰی عطا کی گئی جو حق و باطل میں تفریق کرنے والا اور حق کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔اس لیے ہر لحاظ سے اس ماہ مبارک میں اپنے محسن حقیقی کا شکر ادا کیا جائے، دن کو روزہ رکھا جائے اور رات میں قرآن کریم سنا اور سنایا جائے۔تاکہ نفس کی ایسی تربیت ہو جائے کہ وہ اس بار امانت (یعنی قرآن مجید) کو اچھی طرح اٹھا سکے اور لعلکم تشکرون تاکہ شکرگزار بن جاؤ کا مصداق بن جائے۔درج بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا نزول اسی ماہ مقدس کی لیلۃ القدر کو ہوا۔اور سابقہ کتب سماوی بھی یعنی حضرت ابراہیم پر صحیفہ ابراہیم پہلی رمضان کو، توریت چھ رمضان کو، انجیل تیرہ رمضان کو، زبور اٹھارہ رمضان کو اور نزول قرآن مجید ستائیس رمضان المبارک یعنی لیلۃ القدر کو ہوئی۔

السنن الکبریٰ للبیہقی کی ایک حدیث جو کہ حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ ذلیل و رسوا ہوا۔وہ آدمی جس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک زندہ ہو وہ ان کی خدمت کر کے انہیں راضی نہ کرے تو وہ بھی ذلیل و رسوا ہو۔اور وہ آدمی جو رمضان شریف کو پائے اور اس کے ختم

ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ نہ بخشوائے ذلیل و رسوا ہو، کیونکہ یہ ماہ مقدس اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا مہینہ ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ نے فرمایا: من قام رمضان ایمانا واحتسابا غلہ ماتقدسم من ذنبہ جس نے یہ رمضان شریف کی راتیں عبادت کرتے ہوئے گزاردیں اور تراویح کی نماز ثواب کے حصول کا تعین کرتے ہوئے اخلاص نیت کے ساتھ ادا کی اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا کہ رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو عرش الٰہی کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جسے مثیرۃ کہتے ہیں اور وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو حرکت دیتی ہے اور ان سے ایسی بڑی شیریں آواز سنائی دیتی ہے کہ اسے پہلے اتنی خوبصورت آواز سنائی نہیں گئی اور جنت کی خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں اسے دیکھ کر کہتی ہیں کہ اے اللہ ماہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والوں میں سے اپنے کسی بندے کو ہمارے خاوند بنادے تو اللہ تبارک وتعالیٰ روزہ دار کی ایک خوبصورت خیمہ میں ان حوروں کے ساتھ شادی کردیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر یوں ہوا: حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ ان میں سے ہر حور مختلف رنگوں کی ستر پوشاکیں پہنے ہوئے ہوگی اور وہ سرخ رنگ کے موتیوں سے جڑاؤ کیے ہوئے ایک پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی۔ مختلف اقسام کے کھانوں کے دسترخواں بچھے ہوئے ہوں گے اور یہ سب کچھ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے کے روزہ کا اجر ہے۔ اس لیے ہر مومن کو چاہیے کہ وہ ماہ رمضان کا احترام کرے غیر شرعی افعال سے پرہیز کرے، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہے، نماز، ذکر، تسبیح وتہلیل اور قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف رہے۔

اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں نے امت محمدؐیہ کو دو نور عطا فرمائے ہیں تا کہ دو اندھیرے اسے تکلیف نہ پہنچائیں۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا اے اللہ وہ دو نور اور دو اندھیرے کیا ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو نور رمضان المبارک اور قرآن مجید ہیں اور دو اندھیرے قبر اور قیامت کی ظلمتیں ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ اگر میری امت کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے لیے رمضان میں کتنی خیر و برکات ہیں تو وہ یہ تمنا کریں کہ سارا سال رمضان شریف رہے۔ کیونکہ اس ماہ مقدس میں تمام نیکیاں جمع کی جاتی اور اطاعت مقبول ہوتی ہے۔ اور دعائیں مستجاب اور گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جنت روزہ داروں کی مشتاق ہوتی ہے۔

حضور نبی کریمؐ کا ارشاد گرامی ہے: من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (مسلم) بخاری۔ جس نے رمضان مبارک کی راتیں عبادت کرتے ہوئے گزاردیں اور تراویح کی نماز با جماعت یا انفرادی ثواب کے حصول کا یقین رکھتے ہوئے انتہائی اخلاص کے ساتھ ادا کیں تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے روزہ رکھنا خواہشات نفسانی کو کنٹرول کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسی لیے حضور اکرم نے فرمایا: یامعشر الشباب من استطاع منکم الباہ ہ فلیتزوج فانہ اغض للبعر احن للفرج دمن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ رجاء۔ اے نوجوانوں کے گروہ جو تم میں سے شادی کر سکتا ہے اسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے کا باعث ہوتی ہے۔ اور شرم گاہ

کی حفاظت کا سبب ہوتی ہے اور جو شادی نہیں کر سکتا وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو ختم کر دیتا ہے۔

حدیث قدسی:

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ابن آدم جو عمل کرتا ہے تو اسے اس کا اجر دس سے لے کر سات سو تک یا اس سے بھی زیادہ عطا ہوتا ہے لیکن روزہ خاص میرے لیے ہوتا ہے اس لیے اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا۔

بہر حال جس روزہ کی جزا اللہ تعالی نے اپنی ذات کے ساتھ خاص کی ہے اس سے وہ روزہ مراد ہے جس میں روزہ کی تمام ظاہری اور باطنی شرائط کو ملحوظ رکھے مثلاً قول و عمل میں حد درجہ کی احتیاط کرے نہ زبان سے جھوٹ بولے، نہ کسی کی غیبت اور فحش کلامی سے اپنی زبان کو آلودہ کرے اور تمام اعضاء کو خلاف شرعی کاموں سے بچائے رکھے کیونکہ جو لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن چوری، رشوت، بددیانتی، جھوٹ، غیبت اور نظر بازی و دیگر مکروہ افعال سے باز نہیں آتے تو ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمایا: من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه۔

جس نے جھوٹ بولنا، اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اور اس نے کھانا پینا ترک کر دیا تو اللہ تعالی کے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

اس لیے الفقہ الاحوط میں شاہ سید محمد نوربخش نے فرمایا کہ مناسب ہے کہ روزہ دار اپنی زبان کو غیبت کرنے، جھوٹ بولنے، تہمت لگانے اور بے بنیاد باتیں کرنے سے، آنکھوں کو نامحرم سے اور اپنے تمام اعضائے بدن کو برے افعال سے محفوظ رکھے کیونکہ یہ افعال تمام اعمال کو برباد کرتے ہیں۔

الفقہ الاحوط میں شاہ سید محمد نوربخش نے فرمایا کہ مناسب ہے کہ روزہ دار اپنی زبان کو غیبت کرنے، جھوٹ بولنے، تہمت لگانے اور بے بنیاد باتیں کرنے سے، آنکھوں کو نامحرم سے اور اپنے تمام اعضائے بدن کو برے افعال سے محفوظ رکھے کیونکہ یہ افعال تمام اعمال کو برباد کرتے ہیں۔

حالت روزہ میں مکروہ افعال:

۱۔ پو پھٹ جائے اور روزہ دار جنابت کی حالت میں ہو۔

۲۔ روزہ دار کان، ناک میں تیل یا دواؤں میں سے کوئی چیز ڈالے۔

۳۔ بچے کی خاطر کسی کھانے کو چبانا۔

۴۔ عورتوں سے بوسہ بازی، ہاتھ لگانے یا دل لگی کرنے کی صورتوں میں خصوصی رابطہ رکھنا۔

۵۔ ایسا سرمہ لگانا جس میں کستوری یا کوئی اثر کن چیز موجود ہو۔ لیکن نرگس، ریحان اور گلاب کے پھولوں اور دیگر تمام خوشبوؤں کا سونگھنا، پانی میں بیٹھ جانا، بدن کے کپڑے کا گیلا کر دینا کوئی مکروہ نہیں۔

الغرض رمضان المبارک میں انسان اللہ تعالی کے حکم پر اپنے اوپر کھانے پینے جیسی حلال چیزوں کو بھی حرام کر لیتا ہے۔ دراصل اس حکم کے ذریعے اللہ تعالی کو اپنے بندوں کی ایسی تربیت مقصود ہے کہ وہ رمضان المبارک کے بعد کے مہینوں میں بھی اللہ تعالی کے احکامات کے پابند اور تابعدار بن کر رہیں۔ یاد رہے کہ روزہ کے ذریعے انسان کو یہ احساس دلانا مطلوب ہے کہ جس طرح اللہ تعالی کے حکم پر ایک انسان رمضان المبارک میں حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر سکتا ہے پھر آخر اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے عام دنوں میں بچنے میں کیا امر مانع ہے۔

❀☆❀☆❀

اسلامیات

اسلام میں سلام کی اہمیت

اویس قرنی کوروی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ.

(سورہ الحشر ۲۳)

ترجمہ: وہی خدا جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلام امن دینے والا، نگہبان، غالب زبردست بڑائی والا، خدا ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

اس آیت کریمہ میں ''سلام'' اللہ کے برگزیدہ ناموں میں سے ایک نام ہے۔ آیئے ہم لفظ 'سلام' کے معنی، اہمیت اور استعمال جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا. (سورہ نساء ۸۶)

ترجمہ: اور جب تم کو کوئی دعا دے (جواب میں) تم اس سے بہتر (کلمے) سے (اسے) دعا دو یا انہی لفظوں سے دعا دو بے شک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

ظہور اسلام سے قبل اہل عرب آپس میں ایک دوسرے کو حیاک اللہ یعنی اللہ تمہاری عمر دراز کرے کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔ مذہب اسلام نے اس کی جگہ سلام کا ایک انتہائی پر معنی طریقہ بتایا وہ یہ ہے۔ ''السلام علیکم'' جس کے معنی ہیں اللہ تمہیں ہر طرح کے رنج و غم و نقصان اور تکالیف سے محفوظ و مامون رکھے۔ احکام القرآن میں ابن عربی فرماتے ہیں: السلام اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں ہے، جس کا مطلب اللہ نگہبان ہو۔ مذہب اسلام میں سلام کا طریقہ دنیا کے دیگر مذاہب کے تمام طریقوں سے بہتر ہے جن کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

ا۔ سلام صرف محبت اور اخلاص کے اظہار ہی کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ انتہائی معقول طریقے سے اپنے اسلامی بھائی کے لیے ایک مختصر مگر مکمل دعا بھی ہے۔ سلام کرنے والا گویا خلوص دل سے دعا کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ آپ کو سلامتی دے بلکہ آپ کو ہر دکھ تکلیف، مصیبت، پریشانی اور رنج و غم سے محفوظ اور مامون رکھے۔ یہ طریقہ اس سلام سے کہیں زیادہ بامعنی اور جامع ہے جو ظہور اسلام سے قبل اہل عرب ایک دوسرے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

۲۔ سلام کا یہ طریقہ ہمیں بار بار یہ یاد دلاتا ہے کہ ہم ہر حالت میں اللہ کے محتاج ہیں۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ کوئی کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان، اس طرح سلام مسلمان کو اپنے عبد اور اللہ کے معبود ہونے کا احساس دلاتا رہتا ہے۔

۳۔ یاد رکھیے جب بھی کوئی آپ کو یا آپ کسی کو سلام کرتے ہیں تو آپ دونوں گویا اس بات کا عہد کرتے ہیں بلکہ آپ ایک طرح سے اللہ کو

حاظر و ناظر جان کر یہ کہتے ہیں کہ اے میرے بھائی تجھے میری زبان اور میرے ہاتھ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور یہ وعدہ بھی کرتے ہیں کہ تیری زندگی اور تیری عزت اور آبرو پر بھی میری طرف سے کوئی آنچ نہیں آئے گی۔

ابن العربی احکام قرآن میں فرماتے ہیں: تم جانتے ہو سلام کیا ہے؟ سلام کرنے والا اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ تمہیں اس کی طرف سے کسی بھی قسم کا کوئی بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس لیے ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ: سلام اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور جامع دعا بھی۔ سلام ایک یاد دہانی ہے۔ سلام دو مسلمانوں کے درمیان محبت اور خلوص کا عہد ہے۔ سلام ایک عہد ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عزت و آبرو کا محافظ اور نگہبان ہے۔ حضورؐ نے فرمایا سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی کو کوئی نقصان، غم و رنج نہ پہنچے۔ اگر ہم مسلمان صرف اس ایک حدیث کو سمجھ کر اس پر عمل کریں تو پوری امت مسلمہ محبت، خلوص اور بھائی چارے کے بندھن میں بندھ جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول نے سلام کی عادت کو عام کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور فرمایا کہ یہ سب نیک کاموں میں سے ایک نہایت اہم عمل ہے اس کے بارے میں حضور کی کئی احادیث موجود ہے جن سے سلام کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تم مومن نہ ہو۔ اور تم ایمان والے اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے محبت خلوص سے پیش نہ آؤ۔ سلام ایسا عمل ہے جس کے عام کرنے سے ہماری باہمی محبت میں یقیناً اضافہ ہوگا جب بھی اپنے مسلمان بھائی سے ملو تو سلام کرو چاہے تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے ہو۔

عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ کسی نے اللہ کے رسول سے پوچھا تمام اعمال میں سب سے اچھا عمل کونسا ہے آپ نے فرمایا: دوسروں کو کھانا کھلانا، آپس میں سلام قائم کرنا چاہے تم ایک دوسرے کو جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

ابوامامہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تم میں سے اللہ کے سب سے نزدیک وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: سلام اللہ کے ناموں میں ایک نام ہے اس لیے ہمیں سلام کو عام کرنا چاہیے۔ جب کوئی کسی دوسرے کو سلام کرتا ہے اور اگر کوئی اس کے سلام کا جواب نہ دے تو اس صورت میں اللہ کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں۔

ابوہریرہ فرماتے ہیں اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: صحیح معنوں میں بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل سے کام لے۔ پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ سلام کا جواب دینا یا اس سے بہتر دینا چاہیے۔ مثلاً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سلام کا جواب نہ دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

اللہ کے رسولؐ نے سلام سے متعلق مزید وضاحت فرماتے ہوئے اہل تصوف کو حکم دیا ہے کہ: سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔ چھوٹا مجمع بڑے مجمع والوں کو سلام کرے۔ محفل سے اٹھ کر جانے والا باقی بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے۔ گھر سے باہر نکلتے

وقت اور اندر آتے وقت سلام کرے۔ کسی بھی شخص سے جتنی بار ملاقات ہو اتنی بار سلام کرے۔

تین حالتوں میں سلام نہ کرنے کا حکم ہے: ۱)۔ نماز کی حالت میں اگر سلام کا جواب دے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ بہت سارے لوگ مسجد میں داخل ہوتے وقت اونچی آواز سے سلام کرتے ہیں جبکہ نمازی لوگ نماز میں مشغول ہوتے ہیں جو غلط ہے۔۲)۔ جب کوئی قرآن حکیم کی تلاوت کر رہا ہو یا مؤذن اذان دے رہا ہو یا اقامت پڑھ رہا ہو یا خطیب خطبہ دے رہا ہو۔۳)۔ جب کوئی غسل یا وضو میں مشغول ہو ان حالتوں میں کسی کو سلام کرے یا جواب دے تو موالات ٹوٹ جائے گا۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید سورۃ الانعام آیت نمبر ۵۴ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے: ترجمہ: اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو (ان سے) سلام علیکم کہا کرو۔ خدا نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔ کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیکوکار ہو جائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہاں اللہ تعالی اپنے رسول کو ہدایت فرما رہا ہے کہ آپ کے گرد غریب مسلمان جمع ہوں آپ ان سے سلام کیا کریں۔ کیونکہ عرب کے امیر و کبیر کفاران قریش چاہتے تھے کہ حضورؐ ان غریب مسلمانوں کو اپنے پاس نہ آنے دیں۔ لیکن اللہ کے رسول بحکم اللہ تعالی ان غریبوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ جس سے ان کی حوصلہ افزائی اور عزت افزائی ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں ان مفلس مگر مخلص مسلمانوں کے لیے یہ خوشخبری بھی تھی کہ یہ لوگ کوئی غلطی بھی کر بیٹھیں پھر توبہ کرلیں تو اللہ تعالی ان کو معاف فرمادیں گے۔

عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا: ترجمہ: تم سلام کو عام کرو اور رشتہ داری کو ملاؤ (اچھا تعلق رکھو) اور لوگوں (غریبوں) کو کھانا کھلاؤ اور جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں تو اٹھ کے نماز پڑھو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ آپؐ ہر بڑے چھوٹے کو سلام کیا کرتے تھے۔ سلام کرنے میں آپ سے کوئی بھی پہل نہ کر سکتے۔

ہمارے معاشرے میں بڑے معزز لوگ انتظار کرتے ہیں کہ چھوٹے لوگ انہیں سلام کریں۔ استاد انتظار کرتے ہیں کہ شاگرد اسے سلام کرے۔ حاجی انتظار کرتے ہیں کہ غیر حاجی اسے سلام کرے۔ اہل علم حضرات انتظار کرتے ہیں کہ جاہل اور ان پڑھ لوگ انہیں سلام کریں۔ یہ سارے افعال حضورؐ کی سنت کے خلاف ہیں۔

ایک دفعہ آپؐ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے السلام علیکم کہا۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے دس نیکیاں۔ دوسرا آدمی نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپ نے فرمایا تمہارے لیے بیس نیکیاں، تیسرے آدمی نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہ آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے تیس نیکیاں۔

میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالی تمام اہل تصوف اور پوری امت مسلمہ کو سلام کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کو اپنی اپنی حیثیت کے مطابق دینی خدمات کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

شخصیات

مفتی اعظم محمد عبد اللہ

حاجی محمد امین فاچو
صدر انجمن محمدیہ بلتستانیہ اسلام آباد

ممتاز عالم دین مفتی اعظم ممبر قانون ساز اسمبلی گلگت بلتستان محترم جناب الحاج محمد عبد اللہ صاحب کے اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال میں المناک انتقال پر انجمن محمدیہ بلتستانیہ اسلام آباد کے نوربخشی عوام اور راولپنڈی علی پور بالخصوص اہلیان چھلو کے نوربخشی پیروکاران نہایت ہی افسوس اور دکھ کے ساتھ (مرحوم) مفتی صاحب کے اہل خانہ اور تمام صوفیہ نوربخشیہ کے عوام سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور اس دردناک غم اور اہلیان اسلام آباد بالخصوص اہلیان چھلو کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ کیوں نہ ہوں مرحوم نہایت ہی خلوص، پیار رکھنے والا، بہادر، دلیر، جرأت مند اور مفاہمت امن اتحاد برقرار رکھنے والے علماء میں شمار ہوتا ہے۔ جہاں کہیں مذہبی، سیاسی یا سماجی کسی قسم کا کوئی پیچیدہ مسئلہ پیدا ہو تو مرحوم فوراً وہاں پہنچ جاتے تھے۔ اور ہمیشہ اپنے حق کے لیے اور دوسروں کے حقوق کے لیے بلا خوف وخطر چاہے بڑے سے بڑے علماء کیوں نہ ہوں آپ حق کے لیے جرأت کے ساتھ ڈٹ جاتے تھے اور انصاف اور حق کے ساتھ آواز بلند کرتے تھے۔ وہ ہر محفل میں دین کی، انصاف کی اور حق کی باتیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے ہر علاقے کے لوگ ہر مکتب فکر کے لوگ ہر تنظیم کے لوگ اور ہر مکتب فکر کے علماء ان کی عزت کرتے تھے اور فخر سے ملتے تھے۔ ان سے مشورے لیتے تھے اور انہی سے مسئلے مسائل پوچھتے تھے۔

جس طرح وہ بلتستان میں ہردلعزیز تھے اسی طرح اسلام آباد میں بسنے والے نوربخشی عوام میں بھی وہ بہت عزیز تھے اور مرحوم اسلام آباد میں رہنے والوں سے بہت محبت کرتے تھے اور جہاں کہیں حالات میں خرابی ہو وہاں پر امن، اتحاد اور اتفاق کے لیے مفاہمت پر بھی زور دیتے تھے۔ مفتی صاحب کا اسلام آباد والوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ان کے آخری دیدار کے لیے ان کا بلتستان سے بیماری کے بعد اسلام آباد کمپلیکس میں انتقال ہو کر مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد میت کو چھلو کی طرف روانہ کیا۔ اسلام آباد، سکردو سے لے کر چھلو تک جگہ جگہ نوربخشی لوگوں کو ان کی نماز جنازہ پڑھنے کا موقع ملا۔

بندہ ناچیز کمپلیکس ہسپتال میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا تو ماشاءاللہ صحت بہت اچھی تھی مگر قدرت کو یہی منظور تھا کہ ان کی تجہیز وتکفین وغیرہ اسلام آباد کے نوربخشی عوام کی طرف سے جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ہو۔ کافی عرصہ پہلے فقہ الاحوط کے دوسرے ایڈیشن کے لیے محترم پیر نوربخشیہ سید عون علی مرحوم اور محترم جناب سید علی شاہ پھڑوا مرحوم دونوں نے فقہ الاحوط کی چھپائی کی ذمہ داری محترم علامہ بشیر صاحب اور محترم مفتی صاحب دونوں کو دی۔ سید عون علی صاحب نے مفتی صاحب کو یہیں اسلام آباد میں رہنے اور فقہ الاحوط کی مکمل چھپائی کے لیے چھلو جانے کو کہا تھا۔ اسی بنا پر انجمن محمدیہ بلتستانیہ اسلام آباد کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ فقہ الاحوط کے دوسرے ایڈیشن کے لیے جناب مفتی صاحب کو مسجد صوفیہ نوربخشیہ میں قیام کے لیے رہائش، کمرہ، بستر، کھانے پینے اور باورچی کا بندوبست کیا تھا۔ یہ تمام انتظام اور اخراجات انجمن ہذا نے کیا۔ حالانکہ یہ تمام اخراجات مرکزی انجمن نے کرنا تھا مگر اس نیک کام کے لیے مفتی صاحب نے خود کو وقف کیا تو انجمن ہذا کو بھی اس دینی نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق نصیب ہوئی۔ یوں اسلام آباد کے کارکنوں نے فقہ الاحوط کی مکمل چھپائی تک مفتی صاحب کی بے لوث خدمت کی جس کی بنا پر قبلہ مرحوم نے زندگی کے آخری ایام اسلام آباد میں گزار کر زندگی کے آخری لمحوں کے لیے پھر مسجد ہذا کی طرف رخ کرنا پسند کیا۔

میری تمام نوربخشی علماء سے گزارش ہے کہ تمام نوربخشی عوام کو امن، اتحاد، پیار اور محبت میں رکھنے اور جناب شاہ سید محمد نوربخش کے اتحاد بین المسلمین کے حکم پر عمل کر کے پوری دنیا میں نوربخشی نور کو پھیلانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

شخصیات

مفتی اعظم مولانا محمد عبد اللہ

احسان علی دانشؔ

مفتی اعظم الحاج مولانا محمد عبداللہ کی اچانک رحلت نے ملک کے طول عرض میں لاکھوں فرزندان توحید کو سوگوار بنا دیا۔ آپ کی ناگہانی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے پُر ہونے میں شاید برسوں لگے۔ بلتستان کی سطح پر خدا کے فضل وکرم سے شعلہ بیان مقرر موجود ہیں اور آئندہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ بذلہ سنج سیاستدان، انصاف پسند قاضی، مفتی، باعمل عالم، عجز وانکساری کے نمونے مگر یہ ساری خوبیاں کسی فرد واحد میں مجتمع ہونا مشکل ہے۔ مفتی اعظم پہلو دار انسان تھے۔ مسلم معاشرے میں دینی محفل جیسی ہو مفتی اعظم کی موجودگی محفل کی کامیابی کی ضمانت تصور ہوتی تھی۔ وہ سرکاری، غیر سرکاری، قومی، مذہبی اور سماجی تقریبات میں اہتمام سے جایا کرتے تھے۔ اُنہیں لباس سے لیکر گفتگو تک کی نفاست کا بھرپور خیال رہتا تھا۔ خدا نے اُنہیں معقول قد کاٹھ سے نوازا تھا۔ اس سڈول جسم پر سفید کُرتے کے ساتھ کالا ویز کوٹ اور کالی اچکن، سر پر ہلکے نیلے رنگ کی جناح کیپ، ٹوپی کے نیچے مکمل ننگا سر، ناک پر ضرورت کے تحت رکھنے کے لیے ویز کوٹ کی جیب میں کئی عینکیں، سُرخ گلاب کی طرح کھلتا ہوا چہرہ جس پر مکمل سفید اور نہایت مناسب داڑھی، گفتگو میں نرمی، نرمی میں بشاشت، بشاشت میں جلالت، جلالت میں فصاحت، فصاحت میں بلاغت، جس سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی وہ آپ کا گرویدہ بن گیا۔ فن خطابت میں کمال کی دسترس حاصل تھی اور کسی بھی موضوع پر گھنٹوں خطاب فرما سکتے تھے۔ انداز بیان میں آبشاروں کا ترنم، دریا کی روانی اور سمندر کی سی گہرائی ہوتی تھی۔ مجال ہے سامعین مفتی اعظم کے خطاب کے دوران اپنی جگہ سے ہلیں۔ اُن کی خطابت کے دوران لوگ نقش بر دیوار بن جاتے تھے۔ اقبال شناسی کی انتہا یہ تھی کہ علامہ اقبال کے اشعار کی آمیزش کے بغیر خطاب مکمل نہیں فرماتے تھے۔ اُن کے اشعار کو اپنے ایک خاص انداز میں پڑھ چکنے کے بعد اس کی تشریح سے قبل ہی "ہائے ہائے" کی آوازوں کے ساتھ علامہ صاحب کو داد دیا کرتے تھے۔ اُنہیں علم الکلام، فلسفہ، منطق، تصوف، تاریخ، حدیث، فقہ اور تفسیر پر عبور حاصل تھا۔ یہی سبب ہے آپ اپنی تقریروں میں مشکل نکتوں کو سمجھاتے وقت اِن علوم کا حوالہ ضرور دیا کرتے تھے۔

بلتستان میں موجود تمام اسلامی مکاتب فکر کے علماء زعما کے ساتھ آپ کی ذہنی ودلی ہم آہنگی دیدنی تھی، آپس کی رواداری اور بھائی چارگی کے داعی تھے۔ معاملہ فہمی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مخدوش حالات اندرونی ہوں یا بیرونی آپ نے صلح اور امن کے دامن کو ہاتھ سے جانے کبھی نہیں دیا۔ راقم کو مفتی اعظم صاحب کی صدارت میں برپا ہونے والا بیسوں جلسوں میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے کی توفیق نصیب ہوئی۔ ہمارے اشعار سن کر "مرحبا دانشؔ" کہہ کر حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ انہیں صوفیہ نوربخشیہ کے موجود تمام علماء کرام کے اپنے شاگرد ہونے پر فخر تھا اور ہر جلسہ میں استاد اور شاگرد کے عظیم المرتبت رشتے کا تذکرہ ضرور کیا کرتے تھے۔ اِدھر صوفیہ نوربخشیہ کے تمام علماء کرام کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ ان کے استاد محترم مفتی اعظم تھے۔ مفتی اعظم نے اپنی ساری زندگی دین حقہ کی خدمت میں صرف کی آپ دن بھر نوربخشی دنیا کے مختلف سائلوں کی تشفی فرمایا کرتے

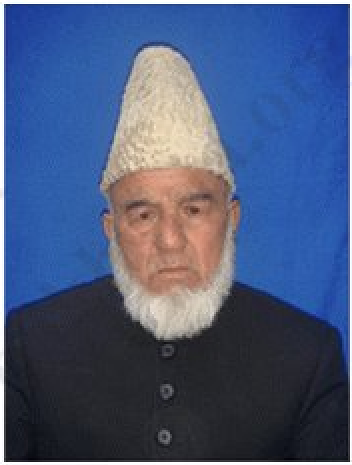
تھے۔ خپلو کی تینوں بڑی خانقاہوں میں باری باری جمعہ کے خطبے دیا کرتے تھے اور سیاچن سے لیکر کراچی تک چہاردہ معصومینؑ کے ایام ولادت وشہادت کی مناسبت سے منعقد ہونے والی محافل مجالس میں بطور صدر جلسہ شرکت فرماتے تھے۔ ابھی ایک عرصے سے علمائے صوفیہ نوربخشیہ کی سپریم کونسل کے سربراہ اعلیٰ کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مذہب وملت کے ساتھ اُن کی بے ریا اور پُرخلوص محبت وخدمت کے اعتراف میں گزشتہ انتخابات میں عوام نے انہیں ایوان اقتدار تک پہنچایا اور روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ علاقے کی تعمیر وترقی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے لگے۔ اگرچہ آپ کی عمر پچانوے سال تھی مگر متوازن غذا اور ریاضت کی وجہ سے بڑھاپے کے آثار سے آپ کا چہرہ ابھی تک صاف وشفاف تھا۔ آپ سے ملنے والے لوگ اس حقیقت کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے کہ آپ کی حیات کی چھڑی مکمل ہونے کے لیے اب صرف پانچ رنز درکار ہیں۔

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں اچانک آپ علیل ہو گئے اور مختصر علالت کے بعد یہ محسن قوم وملت لاکھوں عقیدتمندوں کو داغ مفارقت دے گیا۔ آپ کے جسد خاکی سے روح پرواز کرتے ہی ملک کے طول عرض میں یہ افسوسناک خبر پل بھر میں پھیل گئی اور لوگ آہوں اور سسکیوں میں مغفرت کیلئے دعائیں مانگنے لگے۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کی کابینہ اور مجلس عاملہ کے ارکان نے ہنگامی میٹنگ طلب کی اور جسد خاکی کے سکردو پہنچنے اور خپلو تک لے جانے کی تمام تر صورتحال کا جائزہ لیا۔ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات اڑھائی بجے آپ کی میت سکردو سیٹلائٹ ٹاؤن مدرسہ شاہمدان میں پہنچی جہاں صبح 6 بجے نماز جنازہ ادا کی گئی اس نماز جنازہ میں سکردو شہر کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام، سرکاری وسیاسی اہلکار سمیت عقیدتمندوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ سکردو سے اُن کی میت کو خپلو لے جایا گیا تو "لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا"۔ ہمایوں پل پر سرمک کے عوام نے استقبال کیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی، اہلیان کریس بھی نماز جنازہ پڑھنے سڑک پر جمع تھے، کریس کے بعد غوازی کے عوام نماز جنازہ پڑھنے کے منتظر تھے۔ وہاں سے اہلیان کونیس، کھرفق، بلغار، براہ پائین، براہ بالا اور سب سے بڑا مرکزی اجتماع ہائی سکول خپلو کے گراونڈ میں ہوا۔ اس سے قبل بلغار کے مقام پر نماز جنازہ میں وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان سید مہدی شاہ، وزیر بلدیات انجینئر محمد اسماعیل ،صوبائی وزیر شیخ نثار، مسلم لیگ (ن) کے حاجی فدا محمد ناشاد، جناب اکبر تابان کے علاوہ دیگر سیاسی اکابرین نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے ضلع گنگ چھے میں سوگ میں ایک دن کی چھٹی کا اعلان بھی کیا۔ ادھر خپلو شہر کے ہائی سکول کے گراونڈ میں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا اور ہر آنکھ اشکبار تھی، آہوں اور سسکیوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ہر کوئی غم سے نڈھال تھا ایسے میں اس عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ملت صوفیہ نوربخشیہ کے شعلہ بیان مقرر اور نوجوان سکالر جناب مولانا محسن علی نے فرمایا کہ قبلہ مفتی اعظم کا انتقال پر ملال عظیم سانحہ ہے مگر ہم ان کی روح کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ جس مشن کا چراغ انہوں نے جلایا ہے ہم انشاء اللہ چراغ سے چراغ جلا کر علاقے میں چراغاں کریں گے۔ مفتی اعظم اپنے جیتے جی نائب کا بھی اعلان کر چکے ہیں انشاء اللہ قضاوت کا سلسلہ بھی اسی طرح چلتا رہے گا۔ مولانا محسن علی کے خطاب کے بعد نماز جنازہ خانقاہ معلیٰ چقچن کے امام جمعہ وجماعت مولانا عبدالسلام نے پڑھائی۔ بعدازاں انہیں اپنے محلے میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ خدا انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ بخش دے۔ آمین۔

شخصیات

سوانح حیات مفتی محمد عبد اللہ

مولانا محمد زکریا نعیمی فرزند مفتی عبد اللہ



کسی شخصیت کے حالاتِ زندگی کو احاطہ تحریر میں لاتے وقت سوانح نگار کے پیش نظر یہ بات اہم ہوتی ہے، کہ جس شخص کے حالاتِ زندگی قلم بند کیے جا رہے ہیں اس کے بچپن، جوانی، بڑھاپے کے حالات، اخلاق و عادات کی تفصیلات معلوم ہوں اور یہ بھی معلوم ہو کہ اس کے شب و روز کیسے گزرتے تھے؟ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں وہ کہاں تک اترتے تھے؟ اگر وہ شخص عالم و مدرس وخطیب ہے تو مسند تدریس و منبر خطابت پر کیسے تھے؟ اسی طرح بہت سے سوالات ایسے ہیں جن کا جواب دیے بغیر کسی شخص کی افتادِ طبع، مزاج طور واطوار، اخلاق و عادات اور اس کی خوبیوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

نام ونسب:

حضرت علامہ مفتی محمد عبد اللہ علیہ الرحمتہ کا سلسلہ نسب اٹھارہویں صدی کے ایک صوفی بزرگ عالم باعمل حضرت علامہ مومن علی رحمتہ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔ مفتی صاحب اسی سلسلہ نسب خاندان کے ایک بزرگ مولانا ملا محمد چو کے فرزند گرامی ہیں۔ اس خاندان کے جد امجد کے بارے میں روایت ہے کہ امیر کبیر سید علی ہمدانی کے مریدین میں سے تھے۔ ایران سے کشمیر ہوتے ہوئے یہاں آئے اور حضرت امیر کی ہدایت پر یہاں بس گئے تھے۔

تعلیمی مراحل:

مفتی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ پھر آپ درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے دارالعلوم غواڑی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ حضرت علامہ کریم بخش رحمتہ اللہ علیہ، مولانا جلیل الرحمٰن بلغاری رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ عبد القادر یوگوی وغیرہ سے صرف ونحو، تفسیر القرآن، منطق فلسفہ، اور صحاح ستہ یعنی حدیث کی تمام کتابیں پڑھیں۔ پھر آپ مزید علوم اسلامیہ والعربیہ کی حصول کے لیے کراچی تشریف لے گئے جہاں دارالعلوم کراچی بنوری ٹاؤن سے شہادۃ العالمیہ فی العلوم الاسلامیہ والعربیہ، فاضل عربی، درس مناظرہ اور تخصص فی الفقہ کی (مفتی کی ڈگری) ڈگری حاصل کی۔

زمانہ تدریس:

حضرت قبلہ مفتی صاحب سند فراغت حاصل کرنے کے بعد واپس خپلو تشریف لائے تو اس وقت خپلو میں کوئی دینی تعلیمی ادارہ فعال نہیں تھا۔ راجہ فتح علی خان کی زیر سرپرستی "تھسکون" میں ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی، مفتی صاحب وہیں پڑھاتے تھے۔ اسی دوران انہوں نے خپلو میں شادی کی اور وہیں گھر داماد کی حیثیت سے بس گئے۔ بعد میں

مرکزی دارالعلوم ستروینی قائم ہوا تو مفتی صاحب صدر مدرس کی حیثیت مرکزی دارالعلوم سے منسلک ہوئے اور عرصہ دراز تک تعلیمی و تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بے شمار طلبہ نے اس دوران میں آپ سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ ان میں سے بعض اب بھی علم و فضل کے آسمان پر کہکشاں کی مانند علم و ادب کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے ہر فن کی کتب پڑھائیں اور طلبہ کی کثیر تعداد آپ سے مستفید ہوئی جن کی اکثریت اب بھی نامور علما میں شمار ہوتی ہے۔ آپ کو درس و تدریس میں اللہ تعالیٰ نے ایسا ملکہ عطا کیا تھا کہ آپ کسی بھی کتاب اور اس کے حاشیے پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر بات کی تہہ تک پہنچ جاتے اور بحر تحقیق میں غوطہ لگا کر نکات کے ایسے موتی نکال لاتے کہ رات بھر مطالعہ کرنے والے انہیں پڑھ کر حیرت زدہ رہ جاتے اور آپ کی نکتہ آفرینی اور جدت طرازی اور بیدار مغزی کی داد دیے بغیر نہ رہ سکتے۔

انداز دعوت و تبلیغ:

حضرت مفتی صاحب نے تبلیغ دین اور اشاعت مسلک صوفیہ نوربخشیہ میں ہمیشہ مثبت طریقہ کار کو اپنایا اور ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجاد لهم بالتی هی احسن کے اسلوب پر عمل پیرا رہے۔ مخالفین کے ساتھ ان کا رویہ مخاصمانہ نہیں، ہمدردانہ ہوتا تھا۔ ان کے اس حکیمانہ مشفقانہ اور مربیانہ و خیر خواہانہ اور بھرپور انداز تبلیغ کی وجہ سے کئی بیگانے اپنے اور کئی مخالف موافق ہو گئے۔

انداز خطابت:

رب کریم نے مفتی صاحب کو تقریر کا خصوصی ملکہ اور منفرد انداز بخشا تھا۔ آپ تقریر ہمیشہ جامع فرماتے تھے۔ آپ کا خطاب چند نکات پر مشتمل ہوتا کوئی بھی موضوع ہو چاہے علمی و فقہی، سیاست پر گفتگو ہو یا معاشی، قانونی یا خالص مذہبی، اظہار خیال کا موقع ہو ایک سماں باندھ دیتے اور سامعین گوش بر آواز ہو جاتے۔ تقریر کا مطلب ہی یہی ہے کہ مقرر تقریر کرے تو سامعین اول سے آخر تک قرار سے بیٹھ کے سنیں اور ان کو قرار بھی آئے اور کسی مرحلہ پر بھی بے قراری کا احساس نہ ہو ورنہ مزہ کرکرہ ہو جاتا ہے اور ایسا تب ہوتا ہے کہ جب تقریر بے ربط ہو اور خطاب بے معنی ہو۔ مگر آپ کی تقریر مربوط ہوتی تھی کیونکہ آپ کا زندگی بھر مشن ہی یہی رہا ہے کہ تمام بندگان خدا باہم متحد اور مربوط رہیں۔ غرضیکہ آپ بے ربط تسلسل سے طویل مضمون کو چند معنی خیز فکر انگیز نکات میں بیان کر دیا کرتے تھے۔ آپ کی تقریر اگرچہ خالص علمی ہوتی جس میں فلسفہ و منطق، صرف و نحو اور اصول و قواعد، فصاحت و بلاغت سب کچھ ہوتا ہے۔ جس مدلل انداز سے آپ خطاب فرماتے اس سے ہر طبقے کے افراد اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیض پاتے۔ لوگ دور دور سے آپ کی تقریر سننے کے لیے آتے جس جلسہ میں آپ موجود ہوتے اسی جلسے کو کامیاب جلسہ قرار دیا جاتا تھا۔ الغرض آپ تدریس، تبلیغ، تقریر، تفکر، تدبر، سیاست، اتحاد بین المسلمین، بر جستہ گوئی، حاضر جوابی، موقع شناسی، عفو و درگزر، انکساری، سادگی، فصاحت و بلاغت، ثابت قدمی نیز ہر میدان میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

فتویٰ نویسی:

نوربخشیوں نے عدل و انصاف کے عمل کو سہل بنانے عدالتی کاروائی کو تیز تر بنانے اور حق دار کو حق مفت اور بر وقت فراہم کی غرض سے "محکمہ شرعیہ صوفیہ نوربخشیہ" کے نام سے ایک عدالتی نظام قائم کر رکھا تھا جس میں جید علما شریک تھے۔ چھلو خاص میں مرکزی دفتر قائم تھا چنانچہ کسی بھی فرد کی جانب سے شرعی نوعیت کی درخواست آنے پر علمائے کرام کا پینل سماعت کر کے شرعی فیصلہ سنایا کرتا تھا۔ قبلہ مفتی صاحب محکمہ شرعیہ کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) تھے۔ ۱۹۹۲ء میں سید عون علی الموسوی کی رحلت کے بعد ان کی شرعی خدمات عدالتی خدمات پر قوم نے انہیں مفتی اعظم کا خطاب عطا کیا تھا۔ مفتی کا منصب بڑا نازک ہوتا ہے۔ ایک مسافر ہے اندھیرے میں بھٹک رہا ہے اسے

سلامتی کے راستے کی ضرورت ہے وہ مفتی سے نور اور روشنی چاہتا ہے تا کہ اپنا راستہ آسانی سے طے کر سکے۔ اگر ذرا سی لغزش اور کوتاہی ہو گئی تو اس مسافر کو بے پناہ مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ وہ اس کی گمراہی کا سبب بن جائیں گے۔ ایک مفتی کے اندر چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱) علمی وسعت ۲) ایمانی فراست ۳) دیانت ۴) تزکیہ نفس۔

اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحب کو یہ تمام چیزیں عطا کی ہوئی تھی۔ کیونکہ آپ کے پاس جو بھی شخص شرعی مسئلہ لے کر آتا آپ اس مسئلہ کو قرآن وحدیث اور فقہ الاحوط کی روشنی میں حل کر دیتے۔ آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہزاروں کی تعداد میں شرعی فتوے صادر فرمائے اور حق دار کو صحیح حق ادا کرنے کے لیے ہمیشہ قرآن وحدیث اور فقہ الاحوط کی روشنی میں فیصلے کیے۔ آپ نے میراث کے حوالے سے ایک کتاب "توضیح الفرائض" بھی شائع کی تھی جس میں اسلامی قانون وراثت کی جامعیت اور مختلف اسلامی مذاہب کے قوانین اور خاص کر فقہ الاحوط کی روشنی میں وراثت کے قوانین کو احسن انداز میں ضبط تحریر فرمایا ہے۔

حق گوئی و بے خوفی:

وہ چاند ہے تو عکس بھی پانی میں آئے گا
کردار خود اُبھر کے کہانی میں آئے گا

افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جابر کے مصداق حضرت مفتی صاحب نے ہر دور میں حکمرانی کو ان کی غلط روش پر ٹوکا۔ لیکن بطور مخاصم اور حریف نہیں بلکہ خیر خواہ اور حلیف کی حیثیت سے۔ انہوں نے محراب ومنبر کو ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت سمجھا۔ ان کی تائید نہ کسی ذاتی منفعت کے لیے ہوئی اور نہ تردید۔ آپ ہمیشہ حق گوئی پر عمل کرتے اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ آپ محض ایک عالم دین مفتی یا مدرس ومقرر نہیں بلکہ عظیم مفکر اور بالغ النظر سیاست دان بھی تھے۔ آپ نے مسلک صوفیہ نوربخشیہ کو درپیش تمام چیلنجز کو احسن طریقے سے حل کیا بلکہ غیروں کو انہیں تسلیم کرنے پر بھی آمادہ کیا۔ آپ فقہ صوفیہ نوربخشیہ کے چلتے پھرتے انسائیکلوپیڈیا تھے۔ آپ جدید وقدیم مسائل کا حسین امتزاج تھے۔ عوام وخواص کے لیے شرعی ضروریات کے کفیل اکمل تھے۔ مفتی اعظم صوفیہ مذہب کے ہیرو اور گوہر لاجواب تھے۔

اعزازات:

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی شب و روز علمی، ادبی، سیاسی، معاشی و معاشرتی خدمات کے صلے میں آپ بیک وقت صدارت کے تین عہدوں پر فائز تھے۔

۱) مرکزی صدر صوفیہ نوربخشیہ پاکستان،
۲) صدر سپریم علما کونسل صوفیہ نوربخشیہ اور
۳) صدر قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) صوفیہ نوربخشیہ پاکستان۔

نیز فقہ الاحوط صوفیہ نوربخشیہ کی مکمل نظر ثانی کا اعزاز بھی آپ کو حاصل تھا۔ دین حقہ کی خدمات اور مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی نشر و اشاعت کے صلے میں عوام نے آپ کو ۲۰۰۹ء کے الیکشن میں MLA ممبر قانون ساز اسمبلی گلگت بلتستان منتخب کروایا۔ مفتی علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی ہم میں آج موجود نہیں لیکن ان کی علمی خدمات، مسلکی خدمات، سیاسی وادبی خدمات ہمارے دل ودماغ میں آج بھی محفوظ ہیں اور ان کے تذکرے کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ شاید ان کی عظیم شخصیت کے لیے کسی نے کہا تھا۔

تمہاری یاد آئے گی تمہاری جستجو ہوگی
تمہارے تذکرے ہوں گے تمہاری گفتگو ہوگی

(آمین بجاہ سید المرسلین)

اخبار تصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایم شاہین

عظیم الشان جلسہ

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ البنات سکردو میں ایک عظیم الشان جلسہ حضرت امام حسینؑ کے شان میں منعقد ہوئی۔ اس عظیم الشان جلسہ میں سکردو بھر سے خواتین اور طالبات نے حصہ لیں۔ معلمہ مریم کونین نے تلاوت پاک سے جلسہ کا آغاز کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض معلمہ فاطمہ دولت اور نائلہ تھلوی نے سرانجام دیے۔ بشریٰ خانم، عذرا تھلوی اور لبنیٰ بتول نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ صدیقہ پروین، زاہدہ رسول، شازیہ شگری اور ساجدہ بتول نے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیں۔ جن کو سن کر خواتین نے بھرپور استفادہ حاصل کی اور انتظامیہ کی اس کاوش کو سراہا گیا۔ معلمہ زکیہ خادم کے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

رپورٹر: فاطمہ دولت

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

تعمیر مسجد، مدرسہ و مسافر خانہ

گمبہ سکردو ایئرپورٹ کے دائیں پہلو میں ایک نئی مسجد تعمیر ہو رہی ہے جو مسجد نوربخشیہ گمبہ سکردو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ابتدائی طور پر انڈر گراؤنڈ مسجد ۴۰*۴۰ فٹ اور برآمدہ کے لیے ۴۰*۱۲ فٹ جگہ تیار ہے۔ جس کی آر سی سی چھت تیار ہے۔ مسجد کے اوپر دو منزلہ مسجد کے لیے فرش، پلرز، سریا، ریت اور دوسرے تمام انتظامات تیار ہیں۔ مسجد کے مشرق میں امام مسجد کے لیے ایک سیٹ مکان بھی تیار ہے۔ وضو خانہ، غسل خانہ اور کانفرنس ہال پر چھت لگانا باقی ہے۔ اس کے ساتھ مدرسے کے لیے بھی کمرے کی دیواریں مکمل ہوئی ہیں اور چھت باقی رہتی ہے۔ لنک روڈ کے ساتھ ہی تین کنال پر مشتمل قبرستان کے لیے رقبہ موجود ہے۔ مسجد، مسافر خانہ اور دیگر منصوبہ جات کے لیے یہ اہم جگہ ہیں۔ ان تمام کی تعمیر وخرید کے لیے اب تک ایک کروڑ روپے کی لاگت آئی ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لیے پرخلوص کارکنان جن میں حاجی علی موسیٰ، کاچو سخاوت نچلو، ابراہیم و ابو حکیم سرموں، عباس پرتوک، حاجی کاظم کریس کے مساعی قابل صد ستائش ہیں۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔ تمام مخیر حضرات خصوصاً نوربخشی برادری سے اپیل کرتا ہوں کہ اس اہم مرکز اسلامی کی طرف نظر کرم فرمائیں۔

رپورٹر: محمد بشیر (ر) DSP

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

مسجد امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کندوس کرمنڈینگ کی سنگ بنیاد

گزشتہ دنوں مسجد امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کندوس کرمنڈینگ کی سنگ بنیاد رکھی گئی۔ جناب سید مہدی شاہ صاحب، سید ناصر شاہ صاحب، سید اکبر شاہ صاحب، سید محمد نسیم صاحب اور سید شہاب الدین صاحب تقریب میں شریک تھے۔ تقریب کا باقاعدہ افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت جناب سید ناصر شاہ صاحب سینوی نے حاصل کی۔ مسجد کی سنگ بنیاد بھی جناب سید ناصر شاہ صاحب سینوی نے رکھی۔ اہلیان کرمنڈینگ، 14 این ایل آئی، مولانا جی ایچ سیف اللہ صاحب، صوبیدار قاسم صاحب، ہیڈ ماسٹر عمران مہدی صاحب سرموں، اور ماسٹر زاہد احمد صاحب کا انتہائی مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بھرپور تعاون کی۔ کرمنڈینگ کندوس میں نوربخشی عوام کی تعداد کم ہونے اور پسماندہ علاقہ ہونے کی وجہ سے مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام مخیر حضرات سے بھرپور تعاون کی اپیل ہے۔ واضح رہے کہ یہ مسجد کندوس کرمنڈینگ میں پہلی الگ نوربخشی مسجد ہے۔

رپورٹر: اختر حسین معاذ محمد باقر کندوی

رابطہ برائے مسجد انتظامیہ: 03129911970

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے سالانہ نتائج

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں ریزلٹ اناؤنسمنٹ کے سلسلے میں ایک پروقار تقریب زیر صدارت مولانا عارف حسین منعقد ہوئی۔ صدیقہ پروین نے تلاوت پاک سے

تقریب کا آغاز کیا۔ نائلہ فضل نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ رضیہ پروین نے استقبالیہ خطبہ دیتے ہوئے فارغ التحصیل طالبات کو مبارک باد دی۔ مولانا عارف حسین نے ریزلٹ کا اعلان کیا جو درج ذیل ہیں: کلاس رابعہ میں پروین اشرف، رشیدہ مہدی، سعدیہ تبسم، کلاس ثالثہ رضیہ پروین، نعیمہ رحمن، ثمینہ عاصم، کلاس ثانیہ میں نجمہ کثیر، صدیقہ یوسف، صدیقہ پروین، کلاس اول اعلیٰ عذرا دولت، فاطمہ دولت، لبیبہ بتول، کلاس اول ادنیٰ میں خدیجہ کبریٰ، مشفیقہ خاتون، ناصرہ بتول نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کیں۔ اس کے بعد میر محفل کے ہاتھوں پوزیشن ہولڈرز میں انعامات تقسیم ہوئیں۔ بالآخر رقت آمیز دعائیہ کلمات اور درود شریف کے ساتھ یہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔ رپورٹر: رضیہ پروین

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

محفل میلاد

NYF یونٹ اور ویمن ونگ حیدر آباد یونٹ کرسہ تھنگ سکردو کے زیر اہتمام مسجد شاہ مردان صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں یوم ولادت خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرا سلام علیہا شایان شان طریقے سے منایا گیا۔ اس محفل کی صدارت مولانا شمیم اختر کر رہے تھے۔ محفل کے مہمان خصوصی کاچو فدا حسین صاحب تھے۔ ساجد علی نے تلاوت پاک سے محفل کا آغاز کیا۔ محفل سے سہیل سجاد، محمد یٰسین، مزمل حسین، وقار احمد، گلزار اور آصف علی نے نعت اور قصیدے پیش کیے۔ مولانا میر محمد، مولانا احمد نوری، مولانا محمد سلیم، مولانا کاچو فدا حسین، اور مولانا شمیم اختر نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت فاطمہ کی سیرت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور ہمیں بھی ان کی نقش قدم پر چلنے کی ضرورت پر زور دیا۔ رپورٹر: غلام مہدی، پریس سیکرٹری

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

مدرسہ شاہ ہمدان کی طالبات کا تبلیغی دورہ

مولانا عارف حسین کی زیر نگرانی مدرسے کے طالبات رضیہ پروین، رشیدہ مہدی، ذکیہ بانو اور دیگر طالبات نے چھوربٹ کا تبلیغی دورہ کیا۔ جس کے لیے ماسٹر مراد تھلے نے ٹرانسپورٹ کا بندوبست کیا۔ اس تبلیغی دورے کے موقع پر طالبات نے فرانو، تھقموس، پرتوک، مرچھا، حسن آباد، ڈاوؤ، سرموں، ژبلو، تھلے پرکھور اور تھلے بلغری کا دورہ کیا اور درس وتدریس سے خواتین کو مستفید کیا۔ خواتین کی کثیر تعداد اس تبلیغی دورے سے مستفید ہوئی۔ جگہ جگہ لوگوں نے پرتپاک استقبال کیا اور خوب مہمان نوازی کی گئی۔ تبلیغی ٹیم آپ تمام لوگوں کے اس مذہبی جذبہ کی قدر کرتے ہیں۔ دعا ہے اللہ ہمیں آئندہ بھی اس طرح اپنی ماؤں بہنوں سے ملنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رپورٹر: رضیہ پروین

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

عظیم الشان جلسہ گلاب پور شگر

یوم ولادت باسعادت حضرت علی ولی ثانی حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے موقع پر گلاب پور شگر میں ایک عظیم شان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت سید حسن شاہ جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر بوا اسماعیل جلوہ افروز تھے۔ احمد نوری، محمد سلیم اور ابراہیم سراج نے حضرت علی ولی ثانی کے حالات زندگی اور ان کے سیرت و کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ رپورٹر: ابراہیم سراج

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

مدرسہ معروف کرخی کا افتتاحی تقریب

گزشتہ دنوں مدرسہ معروف کرخی صوفیہ نوربخشیہ معروفی کالونی سکردو کی نئی تعمیر شدہ عمارت کی رسم افتتاح ہوئی۔ یوم ولایت حضرت امام مہدی اور غوث المتاخرین کی مناسبت سے ایک بابرکت محفل کا انعقاد کیا گیا۔ حاجی شاہ اللہ کے مبارک ہاتھوں سے درود و شریف کی گونج کے ساتھ مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ مولانا قمر عباس مدرس مدرسہ ہذا اور مدرسے طلبہ و طالبات نے نعت رسول اور حضرت مہدی اور شاہ سید کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ احسان علی دانش، حاجی شاہ اللہ، حاجی عبدالکریم نے محفل سے خطاب کیا۔ اور مدرسے کی تعمیر میں جانی، مالی، قولی تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

رپورٹر: عبدالقادر علی سرینگی

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

اپیل برائے چندہ

کراچی میں مقیم یوچنگ کے نوجوانوں نے حاجی ابراہیم صاحب کی قیادت میں زیر تعمیر خانقاہ معلی یوچنگ کے لیے چندہ مہم کا آغاز کیا جس میں اہل تصوف کے پروانوں نے دل کھول کر چندہ دیا۔ خانقاہ کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔ اہل تصوف کے تمام مجاہدوں سے چندے کی اپیل کرتے ہیں۔ رپورٹر: امین ارمان

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

محفل میلاد

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں ایک عظیم الشان

جلسہ بسلسلہ ولادت حضرت فاطمہ الزہرا منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت موسیٰ علی کاظم کر رہے تھے۔ مہمان خصوصی کی نشست پر مولانا داؤد علی صاحب تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض احسان علی دانش نے سرانجام دیے۔ عنایت علی ہاشمی نے تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز کیا۔ جلسہ سے محمد یوسف معروفی، گلزار حسین، احمد نوری، مولانا داؤد علی، موسیٰ علی کلیم نے خطاب کیا۔ مقررین نے حضرت فاطمہ زہراؑ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی۔ رپورٹر: شیر علی جگر، ابراہیم سراج

جشن مولود علی ولی ثانی

بزم طلبہ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے زیر اہتمام مدرسہ شاہ ہمدان میں ایک پر وقار تقریب بسلسلہ ولادت حضرت علیؑ ولی ثانی امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی حاجی شاہ اللہ صاحب تھے۔ محفل کی صدارت غلام رسول درویش لاہوری کر رہے تھے۔ عنایت علی ہاشمی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ محمد گلزار نوری، محمد علی انصاری، احمد خان فراز نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مقررین نے حضرت علیؑ اور امیر کبیر سید علی ہمدانی کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی۔ رپورٹر: شیر علی جگر

محفل میلاد امام حسینؑ

یوم ولادت با سعادت حضرت امام حسینؑ کے موقع پر چنداوپہ شگر میں ایک عظیم روحانی محفل منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت جناب مفتی علی محمد ہادی صاحب کر رہے تھے۔ محفل کی صدارت ابو عبدالرحمٰن کر رہے تھے۔ مفتی علی محمد ہادی، محمد سلیم، ابراہیم سراج، حاجی عیسیٰ، ابو عبدالرحمٰن اور دیگر مقررین نے حضرت امام حسینؑ کی فضیلت اور کردار پر روشنی ڈالی۔ رپورٹر: ابراہیم سراج

عظیم الشان جلسہ گلگت

حضرت امام مہدیؑ اور حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے یوم ولادت کے بابرکت موقع پر جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت مولانا شکور علی انور، جبکہ محمد الیاس ایڈوکیٹ صاحب مہمان خصوصی تھے۔ جلسے میں سٹیج سکریٹری کی ذمہ داریاں جناب نور علی صاحب نے ادا کیں۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کا شرف مظاہر علی (عربی متن)، افتخار علی (اردو ترجمہ) اور کمیل احمد غازی (انگریزی ترجمہ) نے حاصل کیا۔ ذاکر اور اسرار، اکمل اور عامر نے حمد پیش کی۔ روحیل، سہیل، نجم، شہباز، ذیشان، الطاف اور معروف نعت خواں محمد علی نے نعت پیش کی۔ کمیل احمد غازی، نور محمد، بوا عبدالرحیم، محمد الیاس ایڈوکیٹ اور مولانا شکور علی انور نے تقریب سے خطاب کیا۔ آخر میں قرائت، حمد، نعت اور تقریر پیش کرتے والے نونہالوں کی حوصلہ افزائی کیلئے انہیں انعامات سے نوازا گیا۔ رپورٹر: اسرار حسین گلگت

اعتکاف نشینی

غورسے رائیلہ میں آٹھ روزہ اعتکاف نشینی سید ابراہیم کے زیر نگرانی میں اختتام پذیر ہوئی۔ کافی تعداد میں معتکفین نے شرکت کیں۔ معتکفین کی خدمت کے لیے نوجوانان رائیلہ پیش پیش رہے۔ اختتامی تقریب میں مسلک حقہ اور مملکت پاکستان کی استحکام کے لیے خصوصی دعا کی۔ رپورٹر: محمد باقر دلشاد

عظیم الشان جلسہ

حضرت امام مہدیؑ اور حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے یوم ولادت کے بابرکت موقع پر جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت مولانا شکور علی انور صاحب، جبکہ محمد الیاس ایڈوکیٹ صاحب مہمان خصوصی تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب نور علی صاحب نے سرانجام دیے۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی شرف ان طلباء نے حاصل کیے۔ مظاہر علی (عربی متن)، افتخار علی (اردو ترجمہ) اور کمیل احمد غازی (انگریزی ترجمہ)۔ ذاکر اور اسرار، اکمل اور عامر نے حمد پیش کی۔ وحیل، سہیل، نجم، شہباز، ذیشان، الطاف اور نعت خواں محمد علی نے نعت پیش کیے۔ مقررین میں کمیل احمد غازی، طالب علم نور محمد، مولانا عبدالرحیم، محمد الیاس ایڈوکیٹ اور مولانا شکور علی انور نے حضرت شاہ سیدؒ اور حضرت امام مہدیؑ کے سوانح حیات اور فضائل پر روشنی ڈالی۔ محفل کے آخر میں قرات، حمد، نعت اور تقریر پیش کرنے والے نونہالوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات سے نوازا گیا۔ مولانا شکور علی انور، مولانا عبدالرحیم، جناب محمد بشیر اسسٹنٹ ڈائریکٹر، جناب آغا راحت اور جناب قاچو ذاکر صاحب انعامات تقسیم کرنے والے

معززین میں شامل تھے۔ مولانا احمد صاحب کے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔ رپورٹر: اسرار حسین گلگت

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

نعتیہ مقابلہ

NYF پاکستان کی اتالیسویں یوم تاسیس کے مناسبت سے NYF سکردو ڈویژن نے ایک روح پرور نعتیہ مقابلے کا اہتمام کیا گیا، جس میں سکردو کے مختلف تعلیمی اداروں سے طلبہ نے حصہ لیں۔ اس پر وقار محفل نعت کی نظامت نثار حسین براہوی کر رہے تھے جبکہ صوفی غلام محمد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ شاعر احسان علی دانش اور نثار حسین صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سر انجام دیے۔ نعتیہ مقابلے میں واصف حسین قمر عباس اور حیدر علی نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ تقسیم انعامات اور دعاؤں کی گونج کے ساتھ یہ پر رونق محفل اختتام ہوئی۔ رپورٹر: جاوید اختر بلغاری، صدر

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

عظیم الشان جلسہ براہ

خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ براہ بالا میں ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ تقریب حلف برداری NYF براہ بالا یونٹ رسم افتتاح مدرسہ انوار العلوم صوفیہ نوربخشیہ براہ بالا میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت سید جمال الدین صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی کی نشست پر بوا سیف اللہ صاحب جلوہ افروز تھے۔ اس کے علاوہ NYF گنگ چھے کے صدر جناب مولانا محسن صاحب بھی تقریب میں شریک تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض احسان دانش صاحب اور جناب بوا نثار حسین کاشف صاحب نے ادا کیے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت جناب سید سجاد علی الموسوی نے حاصل کی۔ امجد حسین نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اس کے بعد مختلف مقررین حضرات نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حاضرین نے NYF براہ بالا یونٹ کے قیام کو بہت سراہا۔ نو منتخب اراکین سے مولانا محسن صاحب نے حلف لیا جو درج ذیل ہیں: ماسٹر اعجاز حسین صدر، غلام رسول نائب صدر، ہدایت سینئر نائب صدر، محمد آصف جنرل سیکرٹری، امان اللہ، ڈپٹی جنرل سیکرٹری، محمد اکرم، فنانس سیکرٹری، غلام السیدین ڈپٹی فنانس سیکرٹری، نوازش علی جمیل زگوروا پریس سیکرٹری، وسیم رابطہ سیکرٹری۔ رپورٹر: نوازش علی جمیل، پریس سیکرٹری

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

تقریب حلف برداری

☆ انجمن صوفیہ نوربخشیہ گلگت کراچی کی نئی کابینہ کی تقریب حلف برداری جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت کالونی کراچی میں ہوئی۔ بوا نورالحسن نے حلف لیا۔ محمد علی صدر، محمد اشرف جنرل سیکرٹری، ابوذر علی غفاری فنانس سیکرٹری، محمد ایوب نائب صدر، عیسیٰ خان شگری نائب جنرل سیکرٹری، محمد علی رابطہ سیکرٹری۔ رپورٹر: پریس سیکرٹری

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

این وائی ایف لاہور کی تقریب حلف برداری

NYF لاہور یونٹ کے زیر نگرانی NYF یونٹ کی تقریب حلف برداری کمیونٹی سنٹر وفاقی کالونی میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں لاہور یونٹ کے ممبروں کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں اور بزرگوں نے شرکت کیں۔ تقریب میں جناب سجاد حسین بلغاری، مولانا علی محمد محمدی، سجاد علی سکساوی، اور فدا حسین فدائی نے خصوصی شرکت کیے۔ مقررین نے اہل تصوف کے پروانوں کی اس کاوش کو سراہا گیا اور ہمیشہ تعاون اور مدد کی یقین دہانی کرائی۔ ڈاکٹر اقبال حیدر نے نو منتخب عہدیداران سے حلف لیا جو درج ذیل ہیں۔ محمد اسحاق صدر، انجینئر سخاوت علی نائب صدر، مظفر علی جنرل سیکرٹری، جہانگیر حسین فنانس سیکرٹری، محمد دلاور ڈپٹی فنانس سیکرٹری، لیاقت علی آفس سیکرٹری، محمد اقبال ایجوکیشن سیکرٹری اور شاہد حسین انفارمیشن سیکرٹری۔

رپورٹر: محمد اسحاق صدر

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

انتقال پرُملال و تعزیتی اجلاس

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

فخر علما مفتی اعظم محمد عبداللہ کی وفات پر مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں مغفرت کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ بزم طلباء، اساتذہ کرام مرحوم کی وفات پر ان کے لواحقین اور تمام تصوف کے پروانوں سے تعزیت کی گئی۔ رپورٹر: ابراہیم سراج

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

NYF حیدر آباد یونٹ

NYF حیدر آباد یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محمد الیاس اور شبیر حسین معروف نے کی۔ اجلاس میں

نامہ سالک

قارئین کے خطوط

جی ایم شاہین

- نوائے صوفیہ گلشن تصوف کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے جسے قلمکار اور لکھاری رنگ برنگے پھولوں سے مزین کر کے اس کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگاتے ہیں۔ جناب ذاکر حسین ذاکر کا مضمون 'نوربخش کے سائنسی افکار' پڑھ کر نوربخشیت کو پہچاننے میں بہت مدد ملی۔ (عارف حسین، حسن آبادی)
- رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ یہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے کارکنان کے دین اور دنیا کی تمام مشکلات آسان فرمائیں۔ (بنت کاچو ولایت علی، چھلو)
- رسالہ کا پرانا قاری ہوں مگر پوسٹنگ کے بعد فی الحال اس کے فیض سے محروم ہوں۔ ایڈجسمنٹ کے فوراً بعد وصولی کو یقینی بناؤں گا۔ ایک سوال پیش خدمت ہے تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔ (سپاہی کلرک شبیر حسین، بلغار)
- تبلیغی دورہ اور رزلٹ رپورٹ بھیجا گیا ہے شائع فرما کر تشکر کا موقع بخشیں۔ (رضیہ پروین، سکردو)
- NYF پاکستان کے تمام کارکنان کو سلام پیش کرتی ہوں۔ رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ ایک کلام بھیجا ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی کا موقع بخشیں۔ (فاطمہ حسین شیخ، چھلو)
- سلام و دعا کے بعد دو تصاویر ارسال ہیں مناسب موقع ہو تو شائع فرمائیں۔ تمام کارکنان کو بہت بہت دعا و سلام۔ (شکور علی انور، گلگت)
- رسالہ کے لیے ایک مضمون بذریعہ ڈاک ارسال ہے گزارش ہے اس مضمون کو بھی شائع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (محمد بشیر لاہوتی، پرتوک)
- گلگت مسجد کے حوالے سے ایک رپورٹ ارسال کی ہے مہربانی فرما کر اسے ضرور شائع کریں۔ (ابرار حسین گلگت)

کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں حیدرآباد (کھپلانوق) سکردو کے مخلص کارکن حاجی حسین بلغاری کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مرحوم کے روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اور مرحوم کے درجات کی بلندی اور سوگواروں سے دلی تعزیت کی۔ رپورٹر: شبیر حسین تھلوی

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

NYF کھرکوہ گھرونگ یونٹ

NYF کھرکوہ گھرونگ یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس مدرسہ نصرت الاسلام کھرکوہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں محمد ابراہیم سرکردہ سرپہ کھور کی اچانک وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا اور لواحقین سے دلی تعزیت کی۔

رپورٹر: ایم اقبال خیالی، سجاد حسین کربلائی

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

اشرف علی تھانوی

صوفیہ نوربخشیہ کے ممتاز معروف عالم دین عزت ماب مفتی محمد عبداللہ کی رحلت پورے عالم اسلام بالخصوص اہل صوفیہ نوربخشیہ کے لیے لمحہ افسوس ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر و جمیل دیں۔ رپورٹر: اشرف علی تھانوی

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

NYF علی پور اسلام آباد یونٹ

NYF علی پور اسلام آباد یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں مفتی اعظم صوفیہ نوربخشیہ کی اچانک وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور دعا کی گئی۔

(رپورٹر: پریس سیکرٹری)

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

وصولیات

آمدن قارئین اور نمائندوں سے

سلیم تصوفی

وصولیات بذریعہ مولانا محمد انور تھلوی

شمار	نام خریدار	رقم	بذریعہ	شمار	نام خریدار	رقم	بذریعہ
1	ماسٹر حمید بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی	2	ممتاز حسین بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی
3	خادم ارمان بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی	4	ثاقب علی بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی
5	منظور عارف	600/-	خادم حسین، انور علی	6	ابراہیم حسرت	600/-	خادم حسین، انور علی
7	نعمت علی شاہی	600/-	خادم حسین، انور علی	8	غلام عباس آصفی	600/-	خادم حسین، انور علی
9	حوالدار محمد علی	600/-	خادم حسین، انور علی	10	حوالدار غلام عباس (ر)	600/-	خادم حسین، انور علی
11	ٹھیکیدار حوالدار اداریہ	600/-	خادم حسین، انور علی	12	غلام مہدی دوکاندار	600/-	خادم حسین، انور علی
13	طاہر حسین	600/-	خادم حسین، انور علی	14	ٹھیکیدار ولایت علی	600/-	خادم حسین، انور علی
15	فوجی محمد بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی	16	عبدالکریم بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی
17	احمد تو بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی	18	باقر بلیوی	600/-	خادم حسین، انور علی
19	چچا عیسیٰ بلیوی	300/-	خادم حسین، انور علی	20	بذریعہ NYF اسلام آباد	2300/-	الیاس صدر
21	آخون صوفی حسین سرموس پل	500/-	ظفر علی آخوند	22	الیاس بٹ	5000/-	شبیر معروف